عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۱ | ۹ تا ۱۵/ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ مطابق یکم تا ۷/ جون ۲۰۱۲ء | شمارہ: ۲۱

## حج بدل اور اس کے احکام

## نبوتِ محمدی کے خلاف خطرناک سازش

## علمائے کرام کی مسلسل شہادتیں

لمحہ فکریہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

## قادیانیوں کے ساتھ خرید وفروخت کرنا

محمد زید،نوشہرہ

س:.....ایک مسلمان یونانی دوافروش جو کوئی پندرہ سے زیادہ دوا خانوں کی یونانی ادویات فروخت کرتا ہے۔اس کا کاروبار خوب چلتا ہے،اس کے ساتھ ہی وہ قادیانیوں کے دوا خانہ''قاضی دواخانہ''گوجرانوالہ کی ادویات بھی منگواکر فروخت کرتا ہے۔بندہ نے دوتین باراس دوا فروش کو سمجھایا کہ قادیانیوں کی دوائیں نہ منوائیں اور نہ فروخت کریں۔وہ کہتا ہے کہ یہ میری مجبوری ہے مجھ سے لوگ ان (قاضی دواخانہ) کی ادویات مانگتے ہیں وہ بدستور قادیانی دواخانہ کی چند اقسام کی ادویات منگواتا اور فروخت کرتا ہے۔اب اس دوا فروش کے ساتھ مسلمانوں کو تعلقات اوراس کے ساتھ لین دین کرنا کیسا ہے؟

ج:..... جواب سے قبل چند باتیں بطور تمہید ذکر کی جاتی ہیں تاکہ اصل جواب سمجھنے میں آسانی ہو:

۱:...قادیانی بالاتفاق کافر،زندیق اوردائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۲:...قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے باوجود خود کو مسلمان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔

۳:...قادیانیوں کے ساتھ تجارت یعنی خرید وفروخت کرنا ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اپنی جماعت کے مرکزی فنڈ میں جمع کراتے ہیں جو مسلمانوں کے خلاف تبلیغ اورانہیں مرتد بنانے میں خرچ ہوتا ہے۔

مذکورہ تمہید کے بعد آپ کے اصل سوال کا جواب مندرجہ ذیل ہے: صورت مسؤلہ میں اگر واقعتا سوال میں درج تفصیلات درست ہیں اور مذکورہ''قاضی دواخانہ''واقعتا قادیانیوں کا ہے تو اس صورت میں اس مسلمان دوا فروش کے لئے اس دواخانے کی دوائیاں خریدنا اور پھر آگے گاہک کو فروخت کرنا قطعاً جائز نہیں، کیونکہ اس صورت میں گویا یہ مسلمان خود (نعوذ باللہ) دیگر سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنانے میں ایک حد تک ان کی مدد کر رہے ہیں۔اب تک جو ہو چکا ہے اس پر توبہ کرکے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور آئندہ کے لئے ان سے کوئی چیز نہ خریدے،سائل پرلازم ہے کہ اس دوافروش کو یہ فتویٰ دکھا کر سمجھائے ممکن ہے شاید ان کو اس معاملہ کی نزاکت وحساسیت کا اندازہ نہ ہو،ورنہ اس معاملہ کی وجہ سے خود ان کا ایمان بھی خطرہ میں ہے،اگر وہ اس معاملہ سے تائب ہوکر باز آتا ہے تو ٹھیک ہے،بصورت دیگر عام مسلمانوں پر فرض اور ضروری ہوگا کہ وہ قادیانیوں کی طرح اس دوافروش مسلمان سے بھی مکمل طور پر معاشرتی بائیکاٹ کریں،ان سے لین دین بند کریں، ان کی غمی خوشی وغیرہ کسی بھی تقریب میں شرکت نہ کریں تاآنکہ وہ قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ نہیں کرتا۔

## قادیانی والدین کے ساتھ رہنا

محمد ابوبکر،کراچی

س:.....کیا کسی بالغ مسلمان مرد کا اپنے قادیانی بھائی ،بہن اور والدین کے ساتھ رہنا صحیح ہے؟ کیا کسی بالغ مسلمان مرد کا اپنی مسلمان بیوی اور بچے کو چھوڑ کر مالی حالات کی وجہ سے اپنے قادیانی والدین کے ساتھ رہنا اور کھانا پینا صحیح ہے؟

ج:.....ایک باغیرت مسلمان کے لئے تو اس طرح کرنا جائز نہیں، کیونکہ مسلمان اور قادیانی کے درمیان باہمی کوئی رشتہ داری نہیں ہوتی نیز قادیانی لوگوں سے تعاون حاصل کرنا اور مدد مانگنا جائز نہیں، کیونکہ ان کے ساتھ رہنا،کھانا پینا،محبت کی علامت سمجھا جاتا ہے جوکہ قرآن وسنت کی رو سے ناجائز ہے۔

ہفت روزہ

# ختمِ نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد:۳۱ ۹ تا ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ مطابق یکم تا ۷ جون ۲۰۱۲ء شمارہ:۲۱

## مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

## سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

## مدیرِ اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

## نائب مدیرِ اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

## مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

## معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

## قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

## سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

## تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

## بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

## اس شمارے میں!

| | | |
|---|---|---|
| دائمی قرآن کی شہادت | ۵ | محمد اعجاز مصطفیٰ |
| علماء کرام کی مسلسل شہادتیں.... لمحہ فکریہ | ۷ | مولانا محمد حنیف جالندھری |
| نامور علماء کرام کی سیکورٹی اور ہماری ذمہ داری | ۹ | خالد محمود |
| نبوت محمدی کے خلاف خطرناک سازش | ۱۰ | مولانا غیاث الدین |
| حج بدل اور اس کے احکام | ۱۴ | مفتی محمد شفیع ہیئیہ |
| سفر مدینہ منورہ اور زیارت روضۃ الطہر (آخری قسط) | ۱۷ | محمد وسیم غزالی |
| تکمیل رسالت کے عملی تقاضے | ۲۰ | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| حافظ محمد اکرم طوفانی کی تبلیغی و اصلاحی مصروفیات | ۲۴ | قاضی احسان احمد |
| قاری عمر فاروق عباسی بھی چل بسے! | ۲۷ | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی |

## زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

## زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۲۷۸۰۳۴۰ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

# دنیا سے بے رغبتی

## حضراتِ صحابہ کرامؓ کی معیشت کا نقشہ

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خون بہایا، اور میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر پھینکا، اور میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی ایک جماعت کے ہمراہ جہاد میں گیا، (ہمارے پاس کھانے کو کوئی چیز نہیں تھی، چنانچہ) ہم صرف درختوں کے پتوں اور کیکر کی پھلیوں کے سوا کوئی چیز نہیں کھاتے تھے، یہاں تک کہ ہم لوگ اُونٹ اور بکری کی طرح مینگنیاں کیا کرتے تھے، اور اب بنواَسد مجھ پر دِین کے بارے میں نکتہ چینی کر رہے ہیں، (خدانخواستہ اگر میں نے دِین بھی نہیں سیکھا) تب تو میں خائب و خاسر ہی رہا، اور میرے عمل اکارت ہی گئے۔“ (ترمذی، ج:۲،ص:۵۹)

”دُوسری روایت میں ہے کہ آپؓ نے فرمایا: میں عربوں میں پہلا آدمی ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر پھینکا، اور ہم نے اپنی یہ حالت دیکھی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کر رہے تھے، اور کیکر کے پتوں اور پھلیوں کے سوا ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی۔ یہاں تک کہ ہم بکری کی طرح مینگنیاں کیا کرتے تھے، اس کے باوجود بنواَسد مجھے دِین کے بارے میں ملامت کر رہے ہیں، (اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و معیت اور اتنے شدید مجاہدوں کے باوجود بھی دِین نہیں سیکھ سکا) تو میں ناکام ہوا، برباد ہوگیا، اور میرے عمل اکارت ہی گئے۔“ (ترمذی، ج:۲،ص:۵۹)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، رشتے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر فخر فرماتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک موقع پر یہ فرمایا تھا: ”میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں!“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کے گورنر تھے، بنو اَسد کے لوگوں نے ان کی غلط سلط شکایتیں کیں اور یہاں تک کہا کہ ان کو نماز نہیں پڑھنا آتی۔ اس لئے آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے مجاہدات کا ذکر فرماکر یہ واضح فرمایا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و معیت اور ایسے شدید مجاہدات کے باوجود میں دِین نہیں سیکھ سکا، اور بنو اَسد کے بقول مجھے نماز بھی پڑھنا نہیں آتی، پھر تو گویا میری یہ ساری محنت اور تمام مجاہدے رائیگاں ہی گئے۔

اس حدیث میں ایک تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محنت و مجاہدہ اور دِین کے لئے ان کی بے پناہ قربانیوں کا نقشہ سامنے آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے راستے میں کفار سے جہاد کر رہے ہیں، لیکن نہ رسد، نہ سامان، درختوں کے پتوں پر گزارا ہو رہا ہے، رضی اللہ عنہم۔

دُوسرے اس حدیث سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے متعدد فضائل معلوم ہوتے ہیں، اس لئے حضرات محدثین رحمہم اللہ نے یہ حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب میں درج کی ہے۔

تیسرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوقتِ ضرورت اپنی حالتِ محمودہ کا بیان کرنا جائز ہے، اور یہ بطور ریا و فخر کے نہیں، بلکہ تحدیث بالنعمۃ اور انعاماتِ الٰہیہ کے تذکرے کے طور پر ہے، خصوصاً جبکہ اس کے ذریعے کسی شخص کی کج روی کی اصلاح یا اس کی غلط نکتہ چینی کا دفاع مقصود ہو۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ان مفسد بلوائیوں کے سامنے اپنے فضائل بیان فرمائے تھے جنھوں نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر رکھا تھا۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

”حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، اور انہوں نے کتان کے دو گیروی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، ایک کپڑے میں ناک صاف کی، پھر فرمایا: واہ! واہ! ابوہریرہ کتان کے کپڑے میں ناک صاف کرتا ہے، بخدا! میں ذرا [illegible] آپ کو اس حالت میں دیکھا ہوگا کہ میں بھوک کے مارے غش کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان گر پڑتا تھا، آنے والا آتا اور میری گردن پر پاؤں رکھتا، وہ سمجھتا کہ شاید مجھے مرگی یا جنون کا دورہ پڑگیا ہے، حالانکہ مجھے نہ مرگی کا دورہ ہوتا، نہ جنون کا، یہ غشی صرف بھوک کی وجہ سے تھی۔“ (ترمذی، ج:۲،ص:۵۹)

”حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو کئی آدمی بھوک اور [illegible] نماز میں گر پڑتے تھے، یہ حضرات اہلِ صفہ تھے، یہاں تک کہ باہر کے دیہاتی لوگ ان کو دیکھتے تو یوں سمجھتے کہ یہ دیوانے ہیں۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو ان کے پاس تشریف لے جاتے، ان سے فرماتے کہ: اگر تم یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارے لئے کیا کچھ سامان تیار کر رکھا ہے، تو تم یہ چاہتے کہ تمہارے فقر و فاقہ میں اور بھی اضافہ ہوجائے۔ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔“ (ترمذی، ج:۲،ص:۵۹)

(جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

# داعیٔ قرآن کی شہادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان ٹونکی، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے سابق رئیس حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن، امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر اور مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی نوراللہ مرقدہم کے تلمیذ رشید، شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کے مسترشد، ناصح الامت حضرت مولانا حافظ ابرارالحق کلیانوی زیدمجدہم کے خلیفہ مجاز، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے ہونہار طالب علم، جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے فاضل، جامعہ بنوریہ عالیہ اور جامعۃ الرشید کے سابق مدرس، جامع مسجد خدیجہ لیبر اسکوائر سائٹ ایریا کراچی اور جامع مسجد توابین گلشن معمار کے خطیب، روزنامہ اسلام، ہفت روزہ ضرب مومن کے کالم نگار، درسِ قرآن ڈاٹ کام کے روح رواں حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری کو ۲۱رجمادی الثانی ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۳رمئی ۲۰۱۲ء بروز اتوار دوپہر سوا ایک بجے کے قریب القرآن کورسز سینٹر بہادرآباد میں درس دینے کے بعد گھر واپس جاتے ہوئے علاقہ دھوراجی رنگون والا ہال کے سامنے موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے فائرنگ کرکے مولانا شیخوپوریؒ اور ان کے ایک ساتھی کو شہید کردیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی و کل شیئی عندہ باجل مسمی۔

حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے گوناگوں صفات سے متصف فرمایا تھا اور مبداءِ فیاض نے آپ کی فطرت میں بہت سے کمالات وخصائص ودیعت فرمائے تھے۔ آپ بہترین مدرس، عمدہ خطیب، لاجواب کالم نویس اور شعلہ بار مقرر تھے۔ آپ کا وجود سامی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرنے والا اور امت مسلمہ کے لئے چشمۂ فیض تھا، جس سے نہ جانے کتنی مخلوق خدا سیراب ہوتی تھی، ان کی زندگی واقعتاً ایک درویش منش، مرد مومن اور ولی کامل کی زندگی تھی۔

حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوریؒ نے ۱۹۵۹ء میں جناب محمد حسین مرحوم کے ہاں چک نمبر ۱۱۶ الدھڑ، ضلع شیخوپورہ میں آنکھ کھولی، ابھی تین سال کی عمر تھی کہ بیماری کے حملے نے آپ کی دونوں ٹانگوں کو معذور کردیا۔ والد صاحب کا پیشہ کاشت کاری تھا، آپ کے والد نے ابتدائی عصری تعلیم کے لئے قریب کے اسکول میں داخل کرادیا، مقامی مسجد کے امام صاحب کی ترغیب اور ہدایت کی بنا پر آپ کے والد صاحب نے حفظ قرآن کے لئے اسی امام صاحب کے سپرد کیا، گیارہ ماہ میں اس ہونہار فرزند نے قرآن کریم حفظ مکمل کرلیا۔ تکمیل حفظ کے بعد مزید دینی تعلیم کے حصول کے لئے پہلے جامعہ ربانیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جامعہ قاسمیہ فیصل آباد میں زیر تعلیم رہے۔ اس کے بعد اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کا انتخاب کیا۔ جامعہ علوم اسلامیہ میں کچھ عرصہ زیر تعلیم رہنے کے بعد بعض عوارض کی بنا پر پھر پنجاب جانا پڑا، اس لئے جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں دورۂ حدیث کی تکمیل کرنے کے بعد وہاں سے سند فراغ حاصل کی۔

درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد ایک سال تک اپنے علاقہ میں درسِ قرآن دیا اور پھر مردم ساز شہر کراچی کا رخ کیا اور جامعہ بنوریہ سائٹ میں اپنی تدریسی خدمات کا سلسلہ شروع فرمایا اور تقریباً اکیس سال تک آپ نے اس ادارہ میں تشنگان علوم دینیہ کو سیراب کیا۔ ابتدائی درجات سے دورۂ حدیث تک تقریباً تمام درجات میں آپ نے تدریس فرمائی۔ اسی اثنا میں آپ نے جامع مسجد خدیجہ لیبر اسکوئر میں خطابت شروع کردی تھی، جس سے آپ کی تقریر کا جوہر کھلا اور پھر آپ نے ان بیانات کو ندائے منبر ومحراب کے نام سے جمع کرنا شروع کیا، جس کی سات جلدیں وجود میں آئیں جو علماء وخطباء اور عوام میں یکساں مقبول عام و مشہور ہوئیں۔ اس کے بعد آپ نے جامعۃ الرشید کو اپنی تدریس، تحریر اور تفسیر قرآن کے لئے جولان گاہ بنائی۔ تقریباً سات سال تک اس جامعہ کے عشاقانِ علوم نبویہ کو مستفید کیا، چونکہ آپ کی طبیعت میں دینی علوم کی ترویج واشاعت اور خدماتِ قرآنی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، جو ہر وقت آپ کو بے چین اور بے کل کئے رکھتا تھا اور اداروں کے قواعد وضوابط اور پابندیوں کو اپنے پاؤں کی زنجیر سمجھتے تھے، اس لئے آپ نے فلاح دارین اکیڈمی کو منتخب کیا اور چھ سال تک وہاں کام کیا۔ اس کے بعد جامعہ مسجد تو ابین گلشن معمار کو اپنا علمی مسکن بنایا اور اب یہیں مسجد کے محراب کے دائیں جانب ابدی نیند سو رہے ہیں۔

حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحبؒ نے پاکستان کی باہر کی دنیا کو قرآن کریم سے روشناس کرانے کے لئے انٹرنیٹ کے ذریعے "درسِ قرآن" کے نام سے اپنے دوستوں کے ذریعے ایک ویب سائٹ بنوائی اور اس پر آپ کے دروس قرآن پوری دنیا میں نشر ہونے لگے، جس سے مخلوق خدا کو بہت نفع ہوا۔ اسی طرح ہر ماہ کے دو اتوار القرآن کورسز سینٹر بہادر آباد میں مختلف موضوعات پر آپ کا درس ہوتا تھا اور آپ کی شہادت تک یہ سلسلہ جاری وساری رہا۔ شہادت سے ایک ہفتہ قبل آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوت گلشن حدید یونٹ کے زیر اہتمام منعقدہ کانفرنس میں شرکت فرمائی اور تقریباً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا، جس میں آپ نے حلقۂ اسلام میں داخل ہونے والے مسلمانوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ فرمایا، جس سے خود بھی آبدیدہ ہوئے اور سامعین کو بھی رلایا۔

حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے تحریر کا بھی اعلیٰ ذوق ودیعت فرمایا تھا اور آپ کے شاہکار قلم سے کئی کتب منصۂ شہود پر آئیں، جس میں قرآن کریم کی تفسیر تسہیل البیان فی تفسیر القرآن، عشاق قرآن کے ایمان افروز واقعات، آسان درسِ قرآن، خزینہ درس اخلاق، درس مسلم، ندائے منبر ومحراب (۷ جلد)، خلاصۃ القرآن، پچاس تقریریں، بڑوں کا بچپن، تفہیمات برائے حفاظ وحافظات، دروس حدیث وغیرہ شامل ہیں۔

حضرت مولانا مرحوم چونکہ فطرتاً خوددار واقع ہوئے تھے، اسی لئے انہوں نے دینی تعلیم کو حصولِ زر کا ذریعہ نہیں بنایا تھا، بلکہ تدریس کے ساتھ ساتھ آپ تجارت بھی کیا کرتے تھے، مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک عرصہ تک آپ اپنے استاذ حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی قدس سرہ کی تفسیر "معالم العرفان فی دروس القرآن" کراچی کے کتب خانوں کو فروخت کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے اپنی کتاب ندائے منبر ومحراب مرتب اور طبع کرا کر فروخت کرنا شروع کی۔ اس کے علاوہ شہد اور مسواک کا کاروبار بھی کرتے تھے اور ایک عرصہ تک ہوٹلوں پر مٹر وغیرہ کی سپلائی بھی کی۔

ناصح الامت حافظ ابرار الحق کلیانوی خلیفہ مجاز عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی نور اللہ مرقدہ نے آپ کو خلافت عطا کی۔ اس کے علاوہ آپ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کے مسترشد رہے اور ان کے قیمتی مشوروں پر اپنی علمی وروحانی ترقی کو جلا بخشتے رہے۔ شہادت کے بعد آپ کا جسد خاکی ضروری کارروائی کے لئے پہلے جناح ہسپتال لایا گیا، وہاں سے گلشن معمار مسجد تو ابین میں بعد نماز مغرب آپ کی نماز جنازہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کی امامت میں ادا کی گئی۔ آپ کی نماز جنازہ میں جم غفیر شریک ہوا۔ جس میں علماء، طلباء، عوام اور ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مسلمان شریک ہوئے۔ آپ نے پسماندگان میں والدہ، دو بیوائیں، پانچ بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس کا خلد نشین بنائے اور آپ کے جملہ لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل کی توفیق سے نوازیں۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

# علماء کرام کی مسلسل شہادتیں.... لمحہ فکریہ

مولانا محمد حنیف جالندھری (جنرل سیکریٹری وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

دین اسلام ہمیشہ سے اہل باطل اور اہل کفر کا ہدف رہا ہے۔ اس دین مبین کو نقصان پہنچانے اور اس کا راستہ روکنے کے لئے مختلف اوچھے ہتھکنڈے اختیار کئے گئے۔ عمومی طور پر دین اسلام براہ راست دشمن کا ہدف رہا، لیکن ہمارے اس خطے بالخصوص وطن عزیز پاکستان میں دین اسلام کو براہ راست نشانہ بنانے سے زیادہ اس بات پر زور دیا گیا کہ عوام الناس کی دین سے وابستگی اور اس دین مبین کی اشاعت و حفاظت کے مراکز اور ذرائع کو ہدف بنایا جائے، چنانچہ مسجد، مدرسہ اور مولوی کو ہدف بنایا گیا، کیونکہ میم کی ''میم'' سے شروع ہونے والے مبارک ناموں کے یہ وہ تین مراکز، ادارے اور ذرائع ہیں جو دین متین کے احیا، اسلامی اقدار و روایات کے تحفظ، دین کی تعلیم و تبلیغ اور تحفظ و بقا کے لئے کردار ادا کرتے ہیں [illegible] پیچھے پلٹ کر [illegible] مختصر عرصے کے حالات و واقعات پر نگاہ ڈالئے کہ کس طرح لوگوں کو مساجد میں جانے سے روکنے کے لئے مساجد پر حملے کروائے گئے۔ مساجد میں دھماکے ہوئے اور خوف وہراس کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تاکہ عوام کا رشتہ مسجد سے ختم کیا جا سکے۔ اللہ کے نبی نے مسجد اور مومن کے باہمی تعلق اور زندگی و موت کو مچھلی اور پانی سے تشبیہ دی ہے۔ جب مچھلی کو پانی سے نکال دیا جائے تو جس طرح اس کی موت واقع ہو جاتی ہے اسی طرح جب مومن مسجد سے کٹ جائے تو اس کی ایمانی اور روحانی موت واقع ہو جاتی ہے، لیکن اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے دشمن کا یہ حربہ ناکام رہا اور لوگوں نے خوفزدہ ہو کر مساجد سے دور ہونے کے بجائے پہلے سے زیادہ اہتمام اور کثرت سے مساجد جانا شروع کر دیا۔

دوسرا ہدف [illegible] تھا۔ دینی مدارس اسلام کے قلعے اور [illegible] ہیں۔ ان دینی مدارس کے خلاف [illegible] مدارس کو دہشت گردی کے اڈے اور انتہا پسندی کی نرسریاں کہا گیا، مدارس پر بلاوجہ چھاپے مارے گئے، کوائف طلبی کے نام پر اہل مدارس کو ہراساں کیا گیا، مدارس کے گرد گھیرا تنگ کیا گیا اور مختلف طریقوں سے اہل مدارس کو زچ کرنے کی کوشش کی گئی، مدارس کی مشکیں کسنے کے منصوبے بنے، لیکن اللہ کے فضل و کرم سے یہ تمام منصوبے ناکامی سے دوچار ہوئے اور مدارس اپنی آزادی [illegible] برقرار رکھتے [illegible] اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، بلکہ لوگوں کے مدارس کی طرف رجوع میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا اور پہلے کی بہ نسبت زیادہ باصلاحیت اور زیادہ اچھے خاندانوں کے بچے دینی مدارس کا رخ کرنے لگے ہیں۔

اہل باطل کا تیسرا ہدف ''مولوی'' یعنی علماء کرام ہیں۔ ''مولوی'' کو مختلف انداز سے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا، تمسخر اور استہزا کے طور پر مولوی کو لطیفوں کے کردار سے تشبیہ دی گئی، مولوی کی داڑھی اور پگڑی سب کی آنکھوں میں کھٹکنے لگی، لیکن اس سب کے باوجود مولوی پر عام مسلمانوں کا اعتماد مجروح نہ کیا جا سکا، لوگوں کے دلوں سے علماء کے لئے احترام و عقیدت کے جذبات کو نہ مٹایا جا سکا تو پھر زچ ہو کر علمائے اہل حق کی ٹارگٹ کلنگ کی سیریز شروع کی گئی، پیچھے پلٹ کر علمائے کرام کی پے در پے شہادتوں کے پس منظر اور اسباب و وجوہات کا جائزہ لیجئے، شہادت کی خلعت فاخرہ پانے والوں کی شخصیات کے اوصاف و کمالات اور کردار و خدمات کا استحضار فرمایئے تو اندازہ ہوتا ہے کہ مسجد، مدرسہ اور مولوی کو ہدف بنا کر اسلام کا راستہ روکنے اور لوگوں کو اسلام اور آسمانی علوم سے محروم کرنے کی جو مہم شروع کی گئی، علماء کرام کی شہادتوں کا تسلسل اسی مہم کا حصہ ہے۔ دشمن کا طریقہ واردات دیکھئے کہ کس طرح تاک تاک کر نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ایسی شخصیات جو بہت سے اوصاف و کمالات سے مزین ہوں، جو خدمت دین کے لئے مختلف محاذوں پر سرگرم عمل [illegible] جن کی وجہ سے لوگ دین سے جڑے ہوں، جو فتنوں کے تعاقب میں سرگرم عمل ہوں، جو مختلف محاذوں اور مورچوں پر پہرہ زن ہوں، انہی کو ہدف بنایا جاتا ہے۔ اس کے لئے کسی ایک جماعت، کسی ایک علاقے اور کسی ایک سوچ کی بات نہیں، بلکہ اسلام دشمن قوتوں کے راستے میں ہر ایسا شخص رکاوٹ ہے جو کسی بھی صورت میں ان اسلام دشمنوں کے ایجنڈے اور منصوبوں کے راستے میں مزاحمت کی جسارت کرتا ہے، اسے راستے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

حالیہ دنوں میں شہید ہونے والے علماء کرام کی

مثال لے لیجئے۔ دارالعلوم حقانیہ کے مولانا نصیب خان جن کا دارالعلوم کے قابل فخر اور ہردلعزیز اساتذہ میں شمار ہوتا تھا۔ دارالعلوم حقانیہ جو اہل حق کا قابل فخر سرمایہ ہے اور اس ادارے نے دین کے ہر شعبے میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کے کردار و خدمات کی ایک تابناک تاریخ ہے، ان فضلاء اور علماء کے محسن و مربی اور استاذ محترم مولانا نصیب خان کو شہید کیا گیا۔ درہ چیر ولی مروت کی جامعہ علیمیہ کے مولانا محسن شاہ صاحب جو وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے رکن اور وفاق کے امتحانی عمل کے دوران پرچوں کی چیکنگ جیسے اہم امور میں ہمارے رفیق کار رہے اور اپنے علاقے کی انتہائی معزز، قابل احترام اور اثر و رسوخ رکھنے والی شخصیت تھی، انہیں شہید کیا گیا اور تیسرا بڑا حادثہ مولانا محمد اسلم شیخوپوری جیسے داعی قرآن کی شہادت ہے۔ ایک ایسا خوش اخلاق، فعال، متحرک اور باصلاحیت شخص جس نے اپنی معذوری کے باوجود قرآن کریم کی خدمت اور عوام الناس کی اصلاح کے لئے وہ گرانقدر خدمات سرانجام دیں جو صحت مند افراد بلکہ صحت مند افراد کی پوری پوری جماعتوں اور اداروں کے بس کا کام نہیں۔

یہ تینوں واقعات اور اس سے قبل شہید کئے جانے والے علماء کرام کی شہادت ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے اور ایک خطرناک منصوبے کا حصہ ہے۔ اس قسم کے واقعات پر حکومتی سرد مہری صرف افسوسناک ہی نہیں، بلکہ شرمناک بھی ہے اور یہ سرد مہری صرف آج کی بات نہیں، بلکہ آج تک کسی عالم دین کے قاتل نہیں پکڑے گئے، قاتلوں کا پکڑا جانا تو کجا درست سمت پر تحقیقات تک نہیں ہو پائیں، جس کی وجہ سے ملک بھر میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں شدید تشویش اور اضطراب و اشتعال پایا جاتا ہے۔ عجیب مایوسی اور بددلی کی فضا بن رہی ہے، ایسے میں ہمارے قانون نافذ کرنے والے اداروں پر بھی بجا طور پر انگلیاں اٹھ رہی ہیں اور عوام اور بالخصوص نوجوانوں کی نظریں اکابر علماء کرام پر لگی ہوئی ہیں، اس لئے اس وقت صرف اتنا کافی نہیں کہ وقتی افسوس کا اظہار ہو، تعزیتی اور احتجاجی بیانات جاری کئے جائیں اور پھر سکوت مرگ طاری ہو جائے، بلکہ اس وقت ملک کے تمام اکابر اور قائدین کو سر جوڑ کر بیٹھنا چاہئے جس سے مستقبل کے کسی راستے اور لائحہ عمل کا تعین کیا جاسکے، ورنہ بہت معذرت کے ساتھ یاد رکھئے:

”لمحوں نے خطا کی تو صدیوں نے سزا پائی“

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۰ مئی ۲۰۱۲ء)

## علماء کرام کی ٹارگٹ کلنگ یہودی، قادیانی اور امریکی سازش ہے: فقیر اللہ اختر

گوجرانوالہ ... مفسر قرآن مولانا محمد اسلم شیخوپوری اور دیگر علماء کرام کی ٹارگٹ کلنگ کے خلاف ۱۸ مئی بروز جمعہ یوم احتجاج منایا گیا۔ مساجد میں مذمتی قراردادیں منظور کی گئیں۔ علماء کرام کی ٹارگٹ کلنگ یہودی، قادیانی اور امریکی سازش ہے، حکومت وقت نے اگر اس کا نوٹس نہ لیا تو اس کے سنگین نتائج نکلیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر پیر طریقت مولانا محمد اشرف مجددی، نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری، سیکریٹری جنرل مولانا حافظ یوسف عثمانی، ناظم نشرواشاعت سید حسین زید، ناظم مالیات حافظ محمد انور، مولانا فقیر اللہ اختر، مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی اور مولانا عاقب نے احتجاجی اجلاس کے بعد ایک بیان میں کہا۔ انہوں نے کہا کہ خطیب پاکستان مولانا محمد اسلم شیخوپوری، شیخ الحدیث مولانا نصیب شاہ اکوڑہ خٹک، شیخ الحدیث مولانا محسن شاہ اور مولانا عبدالرحیم چاریاری کے صاحبزادے کی المناک شہادت اس بات کی غماض ہے کہ اہل حق کو علمی بنیادوں سے محروم کردیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ صرف دیوبند مکتبہ فکر کے علماء کرام کو نشانہ بنانا ملک کی نظریاتی اساس کو نشانہ بنانے کے مترادف ہے۔ علماء حق نے ملکی حالات کو دیکھتے ہوئے حد سے زیادہ ضبط سے کام لیا ہے، مگر پے در پے علماء کرام کا بے رحمانہ قتل لوگوں کے ضبط کو ختم کرنے کا باعث بن رہا ہے۔ باطل قوتیں ہمارے عزم و حوصلے کو نہیں توڑ سکتیں اور نہ ہی پاکستان کو دینی محاذ پر شکست دی جاسکتی ہے۔ انہوں نے علماء کرام پر زور دیا کہ ہر سطح پر بھرپور احتجاج کیا جائے تاکہ باطل یہ نہ سمجھے کہ ان کی کوئی وقعت نہیں۔ دریں اثنا مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ ختم نبوت نے گوجرانوالہ کا دو روزہ دورہ کیا، انہوں نے جامعہ حقانیہ ڈی سی روڈ گوجرانوالہ، جامعہ عربیہ گوجرانوالہ، مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ اور جامعہ مفتاح العلوم گوجرانوالہ میں اساتذہ اور طلبا سے خطابات کئے۔ ڈویژنل ہیڈ آفس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ میں احباب سے ملاقات کی اور جامع مسجد ختم نبوت ہاشمی کالونی میں درس قرآن کریم دیا۔ اس موقع پر انہوں نے قادیانی عقائد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قادیانی ایسا گروہ ہے جس نے دین کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے لیکن حقیقت میں وہ ایک سیاسی تحریک ہے جس کا بنیادی مقصد یہودی، عیسائیوں اور امریکیوں کے مفادات کی تکمیل ہے۔ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کے حق میں کتابیں لکھیں اور جہاد کو منسوخ قرار دے دیا۔ قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کو انگریزوں اور یہودیوں کی اسی خدمت کے صلے میں نوبل انعام دیا گیا۔ حالات کا تقاضا ہے کہ ہم ان کے باطل نظریات کو سمجھیں اور عام لوگوں کو آگاہ کریں۔

# نامور علمائے کرام کی سیکورٹی

## اور ہماری ذمہ داری

خالد محمود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’تمہیں اسی طرح چھانٹ دیا جائے گا جس طرح اچھی کھجوریں ردی کھجوروں سے چھانٹ لی جاتی ہیں، چنانچہ تمہارے اچھے لوگ اٹھتے جائیں گے اور بدترین لوگ باقی رہتے جائیں گے، اس وقت (غم سے گھٹ کر) تم سے مرا جاسکتا ہے تو مرجانا۔‘‘ (ابن ماجہ ص:۲۹۳)

آقائے دو جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد گرامی ہے:

’’نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جائیں گے، جیسے چھنائی کے بعد ردی جَو یا کھجوریں باقی رہ جاتی ہیں، ایسے ناکارہ لوگ رہ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرے گا۔‘‘ (صحیح بخاری، ج:۲، ص:۹۵۲)

علماء اہل حق کی شہادتوں کا سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے اور ایسے نیک وصالح لوگوں کو تاک، تاک کر شہید کیا جارہا ہے، جو امر بالمعروف کی خدمت انجام دے رہے ہیں، مولاناؒ بھی ایسے ہی برگزیدہ لوگوں کے گروہ میں شامل تھے، جو امر بالمعروف کے ساتھ ساتھ قرآن مجید فرقان حمید کی تقریری اور تحریری نشرواشاعت کے لئے ہر وقت کوشاں تھے، حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوریؒ کی شہادت کے بعد ان کی زندگی کے مختلف گوشوں پر لکھنے کا حق وہی حضرات رکھتے ہیں، جو ان کے زیادہ قریب تھے یا قریب ہیں، لہٰذا میں یہاں مولاناؒ کی شخصیت سے زیادہ مقتدر علماء حق کی سیکورٹی کے حوالہ سے کچھ کہنے کی اجازت چاہوں گا، جس کی کمی علماء کرام کی شہادت کے موقع پر محسوس کی جاتی ہے، مثلاً کراچی کا مقامی روزنامہ لکھتا ہے:

’’مولانا اسلم شیخوپوری کو قتل کی دھمکیاں مل رہی تھیں، گاڑی کا تعاقب بھی کیا گیا حکام کو آگاہ کرنے کے باوجود سیکورٹی نہیں دی گئی۔‘‘

(روزنامہ امت کراچی، ۱۴؍مئی ۲۰۱۲ء)

یہاں سوال یہ ہے کہ مولانا اسلم شیخوپوریؒ کی شہادت سے قبل جن علماء کرام کو قتل کی دھمکیاں ملتی ہیں اور ان دھمکیوں کے حوالہ سے حکام بالا کو آگاہ کیا گیا، مگر حکام نے ان کو کب سیکورٹی فراہم کی، کبھی نہیں، حکام عام عوام الناس کے جان ومال کا تحفظ کرنے میں ناکام ہیں، تو یہ ان خاص علماء کرام کا کیا تحفظ کریں گے؟

اور کچی بات یہ ہے کہ مولانا اسلم شیخوپوریؒ کے قتل وشہادت پر پولیس جو ایف آئی آر کاٹ چکی ہے جو کہ نامعلوم افراد کے خلاف کاٹی گئی ہے، اس پر پولیس روایتی انداز کی کارروائی کرے گی اور دینی حلقوں کی جانب سے مولاناؒ کی شہادت پر تعزیتی جلسے، جلوس ہوں گے اور پھر گردش ایام کی دھول اس سانحہ کو بھی چاٹ جائے گی اور ہماری زندگیوں کے معمولات دو چار دن کے افسوس کے بعد پھر معمول پر آجائیں گے۔

لیکن میں اس موقع پر علماء کرام کی خدمت میں ایک التماس ودرخواست پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ علماء کرام کی وعظ ونصیحت کو آج کے پُرفتن دور میں اب بھی ہر خاص عام سنتا ہے، مسجد ومدرسہ کی تعمیر ہو یا اور نیک مقاصد کے لئے مالی مدد وتعاون کا معاملہ ہو، آپ علماء کرام کے توجہ دلانے پر لوگ متوجہ ہوجاتے ہیں، لہٰذا پاکستان کے تمام علماء کرام ایک جگہ جمع ہوکر اتفاق رائے سے صوبائی اور ضلعی سطح پر ایک ایسی کمیٹی تشکیل دیں کہ جس کے تحت دینی مدارس کی سطح پر ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے کہ جو نامور علماء کرام کو سیکورٹی فراہم کرے، جس کا کام صرف اور صرف معروف علماء کرام کی حفاظت اور تحفظ ہو، تو میرا خیال ہے کہ ایسے ادارہ کے قیام کے لئے علماء کرام صاحب حیثیت لوگوں کو متوجہ کریں، علماء کرام کی حفاظت اور ان کے تحفظ کے لئے دینی مدارس کی سطح پر ایسے ادارہ کا قیام اس لئے بھی ضروری ہے کہ حکومتی سطح پر نہ تو پہلے کبھی علماء کرام کی حفاظت کے لئے اقدامات ہوئے ہیں اور نہ ہی آئندہ کوئی اس قسم کی امید کی جاسکتی ہے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ شہید علماء کرام کی ایک لمبی فہرست ہے، جن کی ایف آئی آرز مختلف تھانوں کے دفتر میں رکھی رکھی دیمک زدہ ہوچکی ہیں اور اب ان کا کوئی پُرسان حال نہیں، آخر ہم کب تک حکومت وقت پر نظریں جمائے علماء کرام کے مقدس لاشوں کو کندھا دیتے رہیں گے؟ اور حضرت مولانا اسلم شیخوپوریؒ کی شہادت کا خون ہم کن دہشت گردوں یا حکام کے دامن پر تلاش کریں؟

☆☆............☆☆

قادیانیت

# نبوت محمدی کے خلاف خطرناک سازش

مولانا غیاث الدین دھامپوری

قادیانیوں کے بارے میں دنیا کے تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ وہ اپنے اسلام مخالف مخصوص خیالات ونظریات کی وجہ سے مسلمان کہلانے کے حق دار نہیں ہیں، ان کا گہرا رابطہ یہودی حکومت اسرائیل سے ہے، درحقیقت قادیانی تحریک یہودیوں ہی کی ایک شاخ ہے، اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کے حقوق پر ناصبانہ قبضہ جمانے کے لئے اسلام مخالف طاقتوں کے سہارے پوری دنیا میں قادیانیوں نے اپنی ناپاک تحریک چھیڑ رکھی ہے۔ واضح ہو کہ فتنۂ قادیانیت کوئی نیا فتنہ نہیں ہے، اب اس ناسور کی عمر سوا سو سال سے اوپر ہو چکی ہے، تقسیم ہند سے پہلے سے قادیانیوں کا ارتدادی مرکز قادیان (پنجاب انڈیا) رہا ہے اور اسی سرزمین میں منحوس مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے خلفاء کو زمین میں گاڑ رکھا ہے اور موصیین قادیان (یعنی قادیان میں دفن ہونے کی وصیت کرنے والے قادیانی) خواہ وہ کہیں بھی مرا ہو، اس کی لاش کو یہیں لاکر گاڑا جاتا، مگر اس کے لئے موصی ہونا شرط ہے اور ہر قادیانی موصی کے لئے مرکز قادیان سے مقرر کردہ سالانہ چندہ شرط ہے اور تقسیم ملک کے بعد چنیوٹ (پاکستان) کے قریب دریائے چناب کے مغربی کنارے پر مرزائیوں نے اپنا ایک مستقل مرکز ربوہ کے نام سے قائم کیا، پاکستان میں یہ ان کی ارتدادی اور تخریبی سرگرمیوں کا مرکز ہے، جس میں تعلیم، علاج، ملازمت، رشتہ وغیرہ کے لالچ اور دیگر مختلف ہتھکنڈوں سے مسلمانوں کو مرتد بنایا جاتا ہے، قادیان انڈیا میں بھی اور ربوہ پاکستان میں بھی ان کا ایک مستقل ادارہ "نظارت اصلاح وارشاد" کے نام سے قائم ہے، جس کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کی اشاعت، تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے مبلغ تیار کرکے اندرون ملک اور بیرون ملک بھیجے جاتے ہیں، ہر زبان میں گمراہ کن لٹریچر چھاپ کر لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے، ان دونوں اداروں کا سالانہ بجٹ لاکھوں روپے ہوتا ہے، مگر پاکستان کی حکومت نے ۱۹۷۴ء میں اپنے آرڈی نینس کے ذریعہ جب سے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی توثیق کی ہے، تب سے پاکستان میں تو قادیانیت محدود ہوکر رہ گئی ہے، مگر ہندوستان میں تقریباً دس سال سے پھر سے اس کی ارتدادی سرگرمیاں عروج پر ہیں، قادیانی فرقہ وفتنہ تاریخ اسلامی کا سب سے خطرناک فتنہ ہے، کیونکہ قادیانیت ایک مستقل دین اور متوازی امت کی دعوت ہے، یہاں پورا نظام ترتیب دیا گیا ہے، شعائر کے مقابلے میں شعائر، مقدسات کے مقابلہ میں مقدسات، مرکز کے مقابلہ میں مرکز، قبلے کے مقابلہ میں قبلہ، کتابوں کے مقابلے میں کتاب، مسجد کے مقابلے میں مسجد، نبی کے مقابلہ میں نبی، صحابہ کے مقابلہ میں صحابہ، جنت کے مقابلہ میں جنت، ہر چیز کا قادیانی دنیا میں بدل مہیا ہے، یہاں تک کہ اسلامی تقویم کے قمری وہجری مہینوں کے مقابلہ میں مہینوں کے بھی نئے نام رکھے ہیں، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ قادیانیت نبوت محمدی کے خلاف ایک سازش ہے۔

## قادیانیوں کے آر ایس ایس سے تعلقات

کثیر الاشاعت ہفت روزہ اردو نئی دہلی میں اپنی ۳ تا ۹ر اکتوبر ۲۰۱۱ء کی اشاعت میں قادیانیت کے تعلق سے بعنوان "قادیانی نئے جال لائے پرانے شکاری" تحقیقاتی رپورٹ میں نمایاں طور پر بیان کرتا ہے کہ قادیانیوں کے تعلقات ہندو تنظیم آر ایس ایس سے ہیں اور آر ایس ایس کے بعض لیڈر قادیانیوں کے ایجنٹ ہیں اور دہشت گردی کے پشت پر دونوں

Sonara Gold Colection

سونارا گولڈ کلیکشن

NP1/59 مرادلوہار اسٹریٹ، صرافہ بازار، میٹھادر، کراچی

Cell: 0300-8932894, 0313-8932894

کی سانحہ گاتھ ہے۔ نئی دنیا کی دوسری اشاعت میں نئی دنیا کے ایڈیٹر شاہد صدیقی نے برسرورق دو موہنے سانپ کی تصویر بنا کر جس میں ایک منہ قادیانیت اور دوسرا آر ایس ایس کا ہے، دونوں کے گہرے تعلقات کا خلاصہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ: ہریانہ کے جھجھولی میں مسلم راشٹریہ منچ کے سالانہ جلسہ کی صدارت آر ایس ایس کے بڑے لیڈر اندریش کمار کر رہے تھے، جس میں مسلمانوں کی قابل ذکر تعداد نظر آ رہی تھی، جس میں داڑھی ٹوپی میں ملبوس مولانا قسم کے افراد بھی خاصی تعداد میں شامل تھے، دنیا حیران تھی کہ اجمیر شریف، مکہ مسجد اور سمجھوتہ ایکسپریس میں بم دھماکے کرانے والوں سے اتنے سارے مسلمان ہدایات لے رہے تھے، لیکن اب یہ راز پختہ شواہد کے ساتھ ہمارے سامنے موجود ہیں کہ اندریش کمار اور راشٹریہ مسلم منچ کی اصل طاقت مسلمان نہیں بلکہ قادیانی ہیں، گزشتہ چند برسوں میں آر ایس ایس اور قادیانیوں کا رشتہ زیادہ گہرا اور پُراسرار ہو گیا ہے، سنگھ پریوار نہایت ہی شاطرانہ انداز میں قادیانیوں کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کر رہا ہے، حتیٰ کہ مسلم راشٹریہ منچ کے پرانے کارکنوں اور عہدیداروں پر نو وارد قادیانیوں کو ترجیح دی جا رہی ہے، یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں کہ قادیانی مسلمانوں کے خلاف کس حد تک جا سکتے ہیں؟ قرآن کریم کی آیات و احادیث کریمہ کی من مانی تاویلات وتشریحات ہو یا قرآن کریم میں کھلی تحریف کو نشانہ بنا کر مسلمانوں سے مطالبہ کرنا کہ پہلے وہ ان آیات جہاد کو قرآن سے نکالیں پھر بات ہوگی، آر ایس ایس کی مدد قادیانی علماء اور ان کی کتابیں کرتی آئی ہیں، یہی لوگ آر ایس ایس کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مواد فراہم کرتے آئے ہیں، قادیانیوں پر آر ایس ایس کے اعتماد کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ جن ریاستوں میں بی جے پی اقتدار میں ہیں، وہاں وقف بورڈ اور حج کمیٹیوں میں قادیانیوں کو بٹھایا گیا ہے، مسلم راشٹریہ منچ کا ایک لیڈر کہتا ہے کہ اندریش کمار جیسے لوگوں کو قرآن کی آیات کا استعمال کرنے میں قادیانی ہی مدد کرتے ہیں اور وہی ان کو اپنی مرضی کا معنی پہنانے میں مدد کرتے ہیں، قادیانیوں اور آر ایس ایس کا یہ رشتہ بہت ہی پرانا ہے، یہ دونوں جماعتیں انگریزوں کے دور میں بھی ایک ہی مشن پر عمل پیرا تھیں، اگر ہماری حکومت اور سیکورٹی ایجنسیوں نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں تو یہ خطرناک گٹھ جوڑ ملک و قوم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا دے گا۔ لہٰذا حکومت کو چاہئے کہ آر ایس ایس کی قادیانیوں سے رشتوں کی تحقیقات کرائے۔

## نئی دہلی میں قادیانیوں کا نام نہاد (قرآن ایگزی بیشن)

مورخہ ۲۳ تا ۲۵ ستمبر ۲۰۱۱ء کو نئی دہلی کے ''کانسٹی ٹیوشن کلب'' کے اسپیکر ہال میں قادیانیوں نے سہ روزہ قرآن کی نمائش کا پروگرام متعین کیا، دراصل یہ قرآن کریم کی نہیں، بلکہ یہ قادیانیت کی نمائش کی ایک کڑی تھی، مرزا غلام احمد قادیانی کی خود ساختہ نبوت کا پرچار تھا، کانسٹی ٹیوشن کلب میں (احمدیہ مسلم کمیونٹی انڈیا، نئی دہلی) کے ذریعہ لگائے جانے والے قرآن ایگزی بیشن کا دعوت نامہ ہفتوں پہلے تقسیم کیا جا رہا تھا، پنجاب کے ایک کانگریسی ممبر آف پارلیمنٹ نئی دہلی کی معرفت کانسٹی ٹیوشن کلب کا اسپیکر ہال بک کرایا گیا تھا، یہ نمائش دراصل بسلسلۂ فروغ قادیانیت منعقد کی جانی تھی، کیونکہ اس نمائش کے شاندار دعوت نامہ میں پورے دو صفحات پر قادیانیت کا مکمل تعارف، قادیانیت کی تاریخ و سن پیدائش درج تھا، قبل ازیں اس فتنہ نے یہ جرأت نہیں کی تھی، جو اس نے اس بار کانسٹی ٹیوشن کلب میں نام نہاد نمائش کی آڑ میں کی تھی، نئی دنیا کی رپورٹ کے مطابق قادیانیوں نے قرآن پاک کے ترجمہ میں تحریف کر کے اور اس پر مرزا غلام احمد قادیانی کی پاسپورٹ سائز تصویر چھاپ کر دہلی کی کئی مساجد میں رکھ دیے ہیں، افسوس ہمارے قائدین کی یہ پرانی عادت ہے کہ وہ اس وقت تک نہیں جاگتے، جب تک ان کو جگایا نہ جائے، اگر اس فتنہ کی ریشہ دوانی پر دہلی میں پہلے ہی توجہ کر لی جاتی تو قادیانی قرآن نمائش کی آڑ میں اپنا کھیل شروع ہی نہیں کر سکتے تھے، لائق صد مبارک ہیں جامع مسجد دہلی کے شاہی امام سید احمد بخاری اور رابطہ کمیٹی جامع مسجد کے نمائندے اور اسلامک پیس فاؤنڈیشن کے کارکنان و مسلم پرسنل لاء بورڈ کے بعض ارکان جنہوں نے ہزاروں مسلمانوں کے ساتھ کانسٹی ٹیوشن کلب پہنچ کر انتظامیہ سے رابطہ اور پھر دباؤ بنا کر قادیانیوں کی اس ناپاک نمائش کو بند کروا دیا۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

### مرزا غلام احمد انگریزوں کا خاص ایجنٹ تھا

درحقیقت مرزا انگریزوں کا خاص ایجنٹ اور زرخرید غلام تھا اور نئی نسل کو گمراہ کرنے کی سازش کا ایک حصہ تھا، پوری اسلامی دنیا میں دھتکارے جانے اور مرتد و زندیق قرار دیے جانے کے باوجود پھر بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ آج دنیا کے پردہ پر بنی نوع انسان کے عموماً اور مسلمانوں کے خصوصاً خیر خواہ اور ہمدرد سوائے قادیانیوں کے دوسرا کوئی نہیں، نیز خود کو اپنے اپنے ملکوں کی حکومتوں کا انتہائی وفادار باور کراتے ہیں، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی جسارت کرچکا ہو، وہ اس کی ذریت کیا کچھ نہیں کرسکتی، یہ بات بھی ریکارڈ پر رہنی چاہئے کہ ہمارے اکابرین نے ہمیشہ عدم تشدد کو ملحوظ رکھتے ہوئے قادیانیوں کے خلاف پوری قوت سے تحریک چلائی۔

### قادیانیوں اور اسرائیل کے باہمی تعلقات

قادیانی مذہبی نہیں، بلکہ خالص سیاسی جماعت ہے اور یہودی ٹکڑوں پر پلنے والا استعماری پٹھو ہے، یہودی کبھی خسارے کا سودا نہیں کرتا، اسرائیل نے قادیانیوں کو اپنے نظریاتی ملک میں اپنے اصول وقواعد کے خلاف اپنے مفاد کی خاطر مذہبی آزادی دے رکھی ہے، قادیانیوں اور اسرائیل کے باہمی تعلقات اور روابط کا اندازہ قومی اخبارات میں ۲۲ فروری ۱۹۸۵ء کے ”یروشلم پوسٹ“ کے حوالے سے چھپنے والی اس تصویر سے لگایا جاسکتا ہے، جس میں دو قادیانیوں کو اسرائیلی صدر کے ساتھ نہایت مہذب انداز میں ملاقات کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، یہ تصویر قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور یہودی دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے، ہندوستان میں بٹالہ کے قریب واقع قادیان اور پاکستان میں ربوہ کے بعد ان کا سب سے منظم مرکز اسرائیل کے شہر ”حیفا“ میں ہے، اس وقت بھی جب کہ اسرائیل میں مسلمان کا رہنا دوبھر ہے، قادیانیوں کو اسرائیل میں کام کرنے کی پوری آزادی ہے، فلسطینی عرب مسلمانوں آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور قادیانی، اسرائیلی وزیر اعظم، صدر وغیرہ سے ملاقاتیں کررہے ہیں، اسرائیل کا مسلمانوں پر ظلم وستم اور قادیانیوں پر اتنی عنایت آخر کس صہیونی منصوبے کا حصہ ہے "Our Foreign Mission" جو قادیانی جماعت کے زیر اہتمام ربوہ میں چھپی تھی، اس کے صفحہ ۹۷ پر قادیانیوں کے اسرائیل میں ”حیفا“ کے مقام پر قادیانی مشن کی تفصیلات مذکور ہیں، اسرائیل سے قادیانیوں کے گٹھ جوڑ کی مصدقہ کہانی خود قادیانی رسائل و جرائد سے ثابت ہے، ان شرمناک سرگرمیوں اور استحصالی ہتھکنڈوں کا سلسلہ بہت پرانا اور طویل ہے، تاہم ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں تحریک جدید کے مبلغ فلسطین رشید احمد چغتائی اسرائیل سے پاکستان ارسال کردہ ماہ اگست تا اکتوبر ۱۹۴۸ء اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:

”فلسطین کے شہر ”صور“ اپنے ”حیفا“ کے احمدی بھائیوں تک پہنچنے کے سلسلہ میں گیا، جہاں فلسطینی پناہ گزینوں میں تبلیغ کی احمدی بھائیوں کی خواہش پر دور دراز قیام رہا، تبلیغ کے علاوہ ان کی تربیت کے لئے بھی وقت صرف کیا: یہاں ۲۹ کس کو تبلیغ کی، انہیں کتب بھی مطالعہ کے لئے دی گئیں۔“ (اخبار الفضل ۱۱؍ مارچ ۱۹۴۹ء)

اسرائیلی مشن قادیان کے ماتحت ہے، قادیانی جماعت کی تمام تنظیمیں اسی مرکز سے وابستہ ہیں، بہر حال اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی اور ان کے اسرائیلی حکومت کے ساتھ سفارتی تعلقات اور روابط کی قطعی تاریخی دستاویزات اور حقائق سے کھل جاتی ہے۔

### ہندوستان میں قادیانی فتنہ

قادیانی فتنہ ہندوستان میں عرصہ سے محو خواب تھا، ہندوستان چونکہ قادیانیت کا منشا ہے، اس لئے وہ اس کے منحوس سایہ سے کیسے محروم رہتا، چنانچہ ہندوستان ایک بار پھر اس فتنہ کی آماجگاہ بن گیا، واضح رہے کہ انڈونیشیا کے بعد مسلمانوں کی سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہندوستان ہی ہے، کیرالا، حیدرآباد، مدراس، جنوبی ہند کے مرکزی شہروں، مغربی بنگال تو ان کی سرگرمیوں کے میدان پہلے ہی سے تھے، اب کچھ کشمیر کے مرکزی علاقے اور دہلی، ہریانہ، راجستھان، لکھنؤ، کانپور اور امروہہ وغیرہ میں بھی قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں اور وہیں سے اپنے ناپاک مساعی میں مشغول ہیں، یہ لوگ ناخواندہ، نیم خواندہ اور پسماندہ مسلمانوں کے طبقے کو لالچ اور دھوکا دے کر خود کو اسلام کا نمائندہ جتلاتے ہیں اور نہایت عیاری سے ان کے دین و ایمان پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں، ہندوستان کے جمہوری مزاج کا فائدہ اٹھا کر یہ فتنہ از سر نو پھر ابھر رہا ہے، جس

ESTD
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

## فروعی اختلافات اور مرزائیت

''بعض ناعاقبت اندیش لوگ کہتے ہیں کہ مرزائیت کے ساتھ ہمارے شیعہ، سنی، وہابی کی طرح فروعی اختلافات ہیں اور اسی سلسلہ میں گورنر بہادر انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی تعلیم دیتے ہیں، بات یہ ہے کہ ان کے لئے خود کاشتہ پودے کی مخالفت ناقابل برداشت ہے، ہم اس پودے کو جڑ سے اکھاڑ کر رہیں گے، مرزائیت کے وجود میں آنے کی وجہ یہ ہے کہ تیرہ سو سال سے عیسائیت کے جگر میں ایک کانٹا تھا جو کسی طرح نکلنے میں نہیں آتا تھا اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو وحدت ملی اور مرکزیت عطا ہوئی تھی یہ کسی قوم کو حاصل نہ تھی، عیسائیت چاہتی تھی کہ اسلام کی وحدت ملی کو ہمیشہ کے لئے برباد کر دیا جائے اور اسی کوشش میں تھی، چنانچہ اس مقصد کے لئے پنجاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کر دیا گیا اور اس نے وحدت ملی کو تباہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، کیا اختلافات فروعی ہیں؟ کہ نبی کے مقابلہ میں نبی کھڑا کر دیا گیا ہے اور مدینۃ النبی کے مقابلہ میں مسیح اور جنت البقیع کے مقابلہ میں بہشتی مقبرہ بنایا گیا ہے۔''

(امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)

کے بیخ کنی کی فی الفور ضرورت ہے، مگر افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ حضرات علماء کرام کی توجہ اس طرف نہ ہونے کے برابر ہے اور بعض علماء اور ائمہ مساجد کو تو فتنۂ قادیانیت سے متعلق صحیح معلومات بھی نہیں ہے، اس کے برعکس قادیانی مبلغین کھلے بندوں اور اس کے لئے وہ پوری تیاری کرکے آتے ہیں، جس کا ثبوت دہلی میں قادیانیوں کی طرف سے کانسٹی ٹیوشن کلب میں نام نہاد نمائش قرآن ہے، عہد حاضر میں قادیانی فتنۂ منکرین ختم نبوت کا منظم گروہ ہے، جو حکومت برطانیہ کے زیر سایہ پروان چڑھا، جس کا واحد مقصد اسلام کی بنیادوں کو مسخ کرنا نیز اس امت مسلمہ میں انتشار و تفریق پیدا کرنا اور انگریزوں کے مفادات کے لئے کام کرنا تھا، اور ... تخلیق مسلمانوں کی نظریاتی سرحدوں پر ایک سنگین اور منظم حملہ ہے اور یہ فتنۂ اسلام کے لئے ایک مستقل خطرہ ہے، قادیانی اپنے افکار و عقائد کے اعتبار سے شیاطین و ابلیس سے بڑھ کر ہیں، یہ لوگ جھوٹ کو سچ سے بدلنے میں ماہرین فن ہیں، ان کی شرارتوں میں توہین اسلام کا وہ فاسد خون ہے، جس کی بنا پر انہیں ملک وملت کے لئے سرطان کہا جا سکتا ہے، ہندوستان میں قادیانی جماعت کی جملہ تنظیمیں قادیان سے وابستہ ہیں اور اسی کے زیر اہتمام چلتی ہیں، تعجب کی بات ہے کہ ایک اقلیتی گروہ سامراجی اسلام دشمن طاقتوں کی شہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم نبوت کے مقابلہ میں اپنی نئی زرخرید نبوت قائم کرے اور پھر یہ مطالبہ بھی کرے کہ انہیں ان کے عقائد کی تبلیغ وتشہیر کی کھلی اجازت دی جائے، ہمارے بعض نام نہاد دانشور ایک خاص ذہنیت کے تحت انہیں مظلوم قرار دیتے ہیں، انہیں درج ذیل مثال سے سبق حاصل کرنا چاہئے، اس تمثیل سے قادیانیوں کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے، تین قصائی ہیں:

(۱) سکھ جس کے پاس کوئی بھی مسلمان گوشت خریدنے نہیں جاتا۔

(۲) عبداللہ: نام کا مسلمان خنزیر کو ذبح کرکے لٹکائے ہوئے ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ یہ بکرے کا گوشت ہے، اس دھوکا میں بکرے کا گوشت سمجھ کر بہت سے لوگ خنزیر کا گوشت خرید لیتے ہیں۔

(۳) حبیب احمد: خالص مسلمان، نمبر ایک والا مجرم نہیں ہے، نمبر تین والا بھی مجرم نہیں ہے، لیکن نمبر ۲ قانوناً و شرعاً بدترین مجرم ہے اور قید و سزا کا مستحق ہے، یہی مثال ہے قادیانی امت کے دجالوں کی۔ اگر قادیانی امت دوسروں کو دھوکا دینے کا ارادہ نہیں رکھتی تو وہ اپنے لئے نئے القاب وغیرہ کیوں وضع نہیں کر لیتے، انہیں اس بات کا یقین ہے کہ ان کا نیا مذہب اپنی طاقت اور صلاحیت کے بل بوتے ترقی نہیں کر سکتا، اسی لئے انہیں جعل سازی و فریب کاری پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے، ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ قادیانیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لئے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا، آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر جماعتوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لئے القاب و خطاب وضع کر رکھے ہیں، قادیانی فتنہ کو علمی و تحقیقی انداز میں سمجھانے اور اس کے تعاقب و تردید کی مشق کرانے کے لئے مرکزی دفتر ''کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت'' دارالعلوم دیوبند میں باقاعدہ انتظام ہے، ہر سال دو فاضل دارالعلوم کا داخلہ منظور کرکے سال بھر ان کو رد قادیانیت پر مطالعہ کرایا جاتا ہے، مضامین لکھائے جاتے ہیں، مرکزی دفتر میں رد قادیانیت کی کتابوں کے ساتھ خود مرزا قادیانی اور اس کے گروہ کی اصل کتابیں موجود ہیں۔

بہرکیف! امت کے سربرآوردہ لوگوں پر واجب ہے کہ وہ قادیانیت کا تعاقب کرکے اس کی بیخ کنی کو اپنا مذہبی فریضہ سمجھیں اور عوام الناس کو ان کی ارتدادی سرگرمیوں سے بچانے کی پوری کوشش کریں۔

☆☆............☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

منهج الخير في الحج عن الغير

# حج بدل اور اس کے احکام

حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

حج بدل کے مسائل سے پہلے ایک اصولی سوال کا جواب سمجھ لیجئے۔ سوال یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کی طرف سے کوئی عبادت ادا کرسکتا ہے یا نہیں؟ اس میں یہ تفصیل ہے کہ عبادات کی تین قسمیں ہیں، ایک عبادت بدنی جیسے: نماز، روزہ، دوسرے عبادت مالی جیسے: زکوٰۃ، صدقۃ الفطر تیسرے وہ عبادت جو بدنی اور مالی کا مجموعہ ہے یعنی اس میں کچھ مال بھی خرچ ہوتا ہے، کچھ جسمانی محنت بھی اٹھانی پڑتی ہے جیسے حج وعمرہ وغیرہ۔

ان تینوں قسم کے احکام یہ ہیں کہ عبادات بدنیہ میں تو ایک کا فرض کوئی دوسرا آدمی مطلقاً ادا نہیں کرسکتا۔ ایک کی نماز کوئی دوسرا ادا نہیں کرسکتا، ایک کا روزہ دوسرا نہیں رکھ سکتا۔ اور عبادات مالیہ میں مطلقاً ایک کا فرض دوسرا ادا کرسکتا ہے۔ جس پر زکوٰۃ فرض ہے وہ کسی کو بھی اپنا وکیل بنا کر زکوٰۃ اس کے ذریعہ ادا کرسکتا ہے، اس کا مسلمان ہونا بھی شرط نہیں اور کوئی دوسرا آدمی اپنے مال سے دوسرے کی زکوٰۃ فرض اس کی اجازت کے ساتھ ادا کرسکتا ہے۔ اس میں کوئی شرط نہیں۔

تیسری قسم یعنی وہ عبادت جو مالی اور بدنی سے مرکب ہے اس کا حکم یہ ہے کہ خود ادائیگی پر قادر ہونے کی حالت میں تو کوئی دوسرا اس کی طرف سے ادا نہیں کرسکتا۔ البتہ خود قدرت نہ ہو تو ضرورت کے وقت دوسرا آدمی اس کا فرض ادا کرسکتا ہے۔ حج اسی قسم میں داخل ہے کیونکہ اس میں مال بھی خرچ ہوتا ہے اور محنت بھی۔ اس تیسری قسم کے لئے کچھ شرائط ہیں جن کا ذکر آگے آتا ہے۔

### مسئلہ:

یہ حکم ان فرض اور واجب عبادات کا ہے جو مالی اور بدنی دونوں عبادات پر مشتمل ہوں کہ ایک فرض دوسرا آدمی ادا کردے لیکن نفلی عبادات میں ہر شخص کو اختیار ہے کہ اپنی عبادت کا ثواب جس کو چاہے بخش دے۔ خواہ عبادت بدنی نماز ہو روزہ ہو یا مالی صدقات ہوں یا حج وغیرہ جو دونوں سے مرکب ہیں وہ ہوں، ہر قسم کی نفلی عبادت کا ثواب ہر آدمی کو حق ہے کہ جس کو چاہے بخشش کرسکتا ہے۔ خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ، جس کا طریقہ یہ ہے کہ عبادت کرنے کے بعد دل سے نیت کرنے اور زبان سے کہہ دینا زیادہ بہتر ہے کہ اس عبادت کا ثواب فلاں شخص کو پہنچے اس میں یہ بھی اختیار ہے کہ ایک عبادت کا ثواب چند آدمیوں کو پہنچادے۔ اہلسنت والجماعت کا یہی مسلک ہے کہ جو شخص اپنی عبادت کا ثواب کسی کو بخش دے تو وہ اس کو پہنچتا ہے، البتہ بعض ائمہ فقہا کے نزدیک بدنی عبادت کا ثواب کسی دوسرے کو نہیں بخشا جاسکتا۔ (ہدایہ) اس سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص نفلی طور پر اپنے حج یا عمرہ کا ثواب دوسرے کو بخش دے تو یہ بھی جائز ہے اور اس کے لئے کوئی شرط نہیں جبکہ یہ حج وعمرہ اپنے مال سے کیا ہو اور اگر آمر اپنا مال خرچ دے کر اپنی طرف سے نفلی حج یا عمرہ کرنے کے لئے کسی کو بھیجے، تو اس میں چند شرائط ضروری ہیں جن کا آگے ذکر آئے گا۔

### حج بدل فرض کے احکام:

نفلی حج بدل کے احکام بعد میں بیان کئے جائیں گے۔

### مسائل:

☆... جس شخص پر حج فرض ہوگیا اور اس نے ادائے حج کا زمانہ بھی پایا مگر باوجود قدرت کے کسی وجہ سے حج ادا نہ کیا، پھر وہ حج سے معذور اور عاجز ہوگیا تو اس پر فرض ہے کہ اپنی طرف سے کسی کو بھیج کر خود حج بدل کرائے یا وصیت کرے کہ میرے بعد میری طرف سے حج کرایا جائے۔

☆... اگر حج کی مالی استطاعت حاصل ہوجانے کے بعد زمانہ حج آنے سے پہلے فوت ہوگیا تو وصیت کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ حج اس کے ذمہ سے ساقط ہوگیا۔ اسی طرح اگر یہ شخص پہلے ہی سال حج کے لئے روانہ ہوگیا پھر حج سے پہلے فوت ہوگیا تو اس کے ذمہ سے بھی حج ساقط ہوگیا، وصیت کی ضرورت نہیں۔ (مناسک ملاعلی قاری)

### حج سے عاجز ومعذور قرار دینے کی شرائط:

حج سے معذور اور عاجز ہونے کی ایک صورت تو وہ ہے جو اوپر گزری کہ حج کا موقع پانے سے پہلے انتقال ہوگیا، اس میں تو حج سرے سے ساقط ہی ہوجاتا ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ کسی نے اس کو قید کرلیا یا زبردستی مکہ معظمہ جانے سے روک دیا، تیسرے یہ کہ کوئی ایسا مرض پیش آگیا جس سے صحت کی امید نہیں، مثلاً اپاہج یا نابینا یا لنگڑا ہوگیا یا بڑھاپے کا ضعف ایسا ہوگیا کہ خود سواری پر سوار نہیں ہوسکتا۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ راستہ مامون نہیں رہا، سفر کرنے میں جان ومال کا اندیشہ ہے۔

پانچویں صورت خاص عورتوں کے لئے یہ ہے کہ کوئی محرم ساتھ کے لئے نہ ملے، ان سب صورتوں میں اس کو معذور سمجھا جائے گا، بشرطیکہ یہ عذر موت تک مسلسل جاری رہا، اگر یہ اعذار قبل الموت رفع ہوجائیں مگر پھر خود زمانۂ حج پانے کی صورت میں حج کرنے کی نوبت نہ آئے تو حج بدل کرانا یا اس کی وصیت کرنا واجب ہے اور مرنے تک یہ اعذار قائم رہے تو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک مشہور روایت کے مطابق وصیت کرنا واجب نہیں، بشرطیکہ عذر سے پہلے زمانۂ حج نہ پایا ہو، کیونکہ شرط نہ پانے کی وجہ سے فرض ساقط ہوگیا۔ مگر صاحبین کے نزدیک مالی استطاعت تو ایسی شرط ہے کہ اس کے نہ ہونے یا ایام حج آنے سے پہلے ختم ہوجانے کی وجہ سے فرض حج ساقط ہوجاتا ہے، باقی شرائط وجوب حج کے لئے نہیں بلکہ ادائے حج کے لئے ہیں۔ ان کے فوت ہوجانے کی وجہ سے فرض ساقط نہیں ہوتا، مگر جب خود ادا کرنے پر قدرت نہ رہے تو حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہے، محقق ابن ہمام وغیرہ نے صاحبین کے مذہب کو ترجیح دی ہے۔ اس لئے احتیاط ان سب صورتوں میں یہ ہے کہ حج بدل کی وصیت کر جائیں اور وارث حج بدل کرادیں۔ (مناسک ملاعلی قاریؒ)

## حج بدل کی شرائط:

یہ شرائط کتب فقہ میں مذکور ہیں، یہاں ملاعلی قاریؒ کے مناسک سے لکھی جاتی ہیں، لیکن ترتیب کچھ بضرورت بدل گئی ہے، جس شخص کے ذمہ حج فرض ہو یا اس نے بذریعہ نذر (منت) اپنے اوپر حج یا عمرہ کو لازم کرلیا ہو پھر خود ادا کرنے کی قدرت نہ رہی، جس کے تفصیل اوپر آچکی ہے تو ایسے شخص کا حج یا عمرہ بطور بدل ادا کرانے کے لئے بیس شرطیں ہیں۔ ان شرائط میں دو لفظ بار بار آئیں گے۔ ان کے معنی سمجھ لیجئے، ایک آمر دوسرا مامور، حج کرانے والے کو آمر کہتے ہیں اور جو دوسرے کے حکم سے حج بدل کرتا ہے، اس کو مامور کہتے ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ جس شخص کی طرف سے حج بدل کیا جارہا ہو، اس پر حج بدل کرانے کے وقت حج فرض ہو، اگر اس وقت اس پر حج فرض نہیں تھا، اس حالت میں اپنی طرف سے حج بدل کرادیا تو یہ نفلی حج ہوا، اگر اس کے بعد اس کو حج کی استطاعت ہو تو حج فرض ہوگیا تو دوبارہ حج خود کرنا پڑے گا، خود نہ کرسکا تو حج بدل دوبارہ کرانا پڑے گا۔

دوسری اور تیسری شرط دائمی عجز اور اور حج بدل کرانے سے پہلے عاجز ہو، یعنی جن اعذار کی وجہ سے انسان کو حج سے عاجز قرار دیا گیا ہے، جس کی تفصیل پہلے بیان ہوچکی ہے، ان اعذار کا موت تک باقی رہنا.... حج بدل کرانے سے پہلے موجود ہونا بھی فرض حج بدل کے لئے شرط ہے۔ اگر کسی معذور شخص کا حج بدل کرادینے کے بعد عذر رفع ہوگیا اور حج پر قدرت ہوگئی، مثلاً بیمار تھا اچھا ہوگیا، عورت کو محرم مل گیا تو دوبارہ خود حج ادا کرنا ضروری ہوگا اور جو حج بدل پہلے کرایا ہے، وہ نفلی حج ہوجائے گا۔ (مناسک ملاعلی قاریؒ)

چوتھی شرط یہ ہے کہ جس کا حج فرض ادا کرنا ہے اس کی طرف سے حج بدل کرنے والے کو امر کیا گیا ہو یا کم از کم اجازت دی گئی ہو، اگر اس کے امر و اجازت کے بغیر کسی شخص نے اس کی طرف سے حج بدل کردیا تو اس کا فرض ادا نہ ہوگا۔

اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جس پر حج فرض تھا اور اس نے ادا نہیں کیا اور ادا کرانے کے لئے وصیت بھی نہیں کی تو کوئی آدمی اگر اس پر احسان کرکے اس کی طرف سے حج بدل کردے تو اس کا حج فرض ادا نہ ہوگا، لیکن امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ایک حدیث کی بنا پر فرمایا کہ اگر کسی شخص نے اپنے والدین کی طرف سے یا کسی اور وارث یا اجنبی نے اپنے مرنے والے عزیز کی طرف سے بغیر اس کے امر اور وصیت کے ہی حج بدل ادا کردیا تو انشاء اللہ اس کا فرض ادا ہوجائے گا، انشاء اللہ اس لئے کہا کہ کسی نص صریح سے اس کا ادا ہوجانا یقینی طور پر ثابت نہیں۔

پانچویں، چھٹی، ساتویں شرط یہ ہے کہ مامور یعنی حج بدل کرنے والا مسلمان عاقل ہو، مجنون پاگل نہ ہو اگر نابالغ ہو تو ممیز ہو یعنی احکام حج ادا کرنے اور سفر کے انتظام کی تمیز رکھتا ہو۔

## مسئلہ:

معلوم ہوا کہ مامور کا بالغ ہونا شرط نہیں نابالغ بھی حج بدل کرسکتا ہے بشرطیکہ اس میں اتنی تمیز اور صلاحیت ہو کہ احکام حج ادا کردے یعنی قریب البلوغ ہو مگر اس میں بعض علماء کا اختلاف ہے، اس لئے احتیاط یہ ہے کہ نابالغ سے حج نہ کرایا جائے۔ (مناسک ملاعلی قاریؒ)

آٹھویں شرط یہ ہے کہ حج بدل کرنے پر کوئی اجرت و معاوضہ نہ لیا دیا جائے، اگر کسی نے باقاعدہ اجرت طے کرکے کسی سے حج بدل کرایا تو لینے اور دینے والے دونوں گناہگار ہوں گے مگر حج آمر کا ادا ہوجائے گا اور جو معاوضہ حج پر لیا ہے وہ واپس کرنا واجب ہوگا البتہ نفقہ اخراجات حج مامور کو آمر کی طرف سے مال دلایا جائے گا۔

نویں، دسویں شرط یہ ہے کہ جس شخص کی طرف سے حج بدل کیا جارہا ہو، اس کے مال سے حج کرے اور سواری پر کرے پیادہ نہ ہو اگر حج بدل کرنے والے نے اپنا مال خرچ کرکے اس کی طرف سے حج بدل کردیا تو اس کا فرض ادا نہیں ہوگا اور شرط یہ ہے کہ اکثر حصہ مصارف حج کا اس کی طرف سے ہو اگر کچھ تھوڑا مال خود حج بدل کرنے والے نے اپنا بھی خرچ کرلیا تو مضائقہ نہیں، اسی طرح اگر پیادہ حج کیا تو آمر یعنی حج کرانے والے کا حج فرض ادا نہیں ہوگا، اس میں بھی اکثر سفر کا سواری پر کرنا کافی ہے، کچھ حصہ سفر کا پیادہ

بھی طے کرلیا تو حرج نہیں۔

گیارہویں شرط یہ ہے کہ آمر یعنی حج کرانے والے کے وطن سے سفر حج شروع کیا جائے اگر حج کرانے والے کے کئی وطن ہوں تو اس وطن کا اعتبار ہوگا جو بہ نسبت دوسرے کے مکہ مکرمہ کی طرف سے قریب ہو۔

مسئلہ:

جو شخص ہندوستان میں فوت ہوا اور حج بدل کی وصیت کرگیا مگر بعد میں اس کے اہل وعیال یا جس کو وصیت کی تھی وہ ہجرت کرکے پاکستان آگیا تو وصی پر لازم ہے کہ اس کا حج ہندوستان کے وطن سے کرائے، ہندوستان ہی سے کسی آدمی کو حج بدل کے لئے مامور کردے، لیکن اگر وہاں سے کسی کو حج بدل کے لئے بھیجنے پر قدرت نہ ہو خواہ اس وجہ سے کہ رقم وہاں بھیجنا مشکل ہوجائے یا وہاں سے کسی آدمی کا بھیجنا قدرت میں نہ ہو تو پاکستان ہی میں اس جگہ سے جہاں وصی ہجرت کرکے آیا ہے کسی کو حج بدل کے لئے بھیج دے تو امید ہے کہ انشاء اللہ اس کا حج فرض ادا ہوجائے گا۔ یہ مسئلہ صراحتاً کتب فقہ میں موجود نہیں ہے مگر اس کی ایک نظیر یہ موجود ہے کہ میت کا مال اگر اس کے وطن سے حج کرانے کے لئے کافی نہ ہو تو جس جگہ سے کافی ہو وہاں سے حج کرادینے کی اجازت ہے، اس صورت میں آمر کے وطن سے حج کرانے پر قدرت نہ رہی تو جہاں سے قدرت ہے وہیں سے حج کرادینا انشاء اللہ کافی ہوگا۔

بارھویں شرط یہ ہے کہ مامور یعنی حج بدل کرنے والا احرام باندھنے کے وقت حج کی نیت آمر یعنی حج کرانے والے کی طرف سے کرے اگر احرام کے وقت نیت نہیں کی تو امام اعظمؒ کے نزدیک افعال حج شروع کرنے سے پہلے پہلے کرلے، نیت کرنے کے لئے بہتر یہ ہے کہ احرام کے وقت زبان سے کہے کہ میں فلاں شخص کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں اور پھر جب تلبیہ کہے تو اس میں یہ الفاظ کہے لبیک عن فلاں لفظ فلاں کی جگہ اس کا نام لے کر اگر نام یاد نہ رہے تو صرف اتنا کہہ دے کہ جس نے مجھے حج بدل کے لئے بھیجا ہے اس کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں اور لبیک عن الآمر کہہ دے اور اگر زبان سے کچھ بھی نہ کہے صرف دل سے نیت آمر کے حج کی کرے تو یہ بھی کافی ہے اگر احرام باندھنے کے وقت مطلق حج کی نیت کرلی، اپنی یا دوسرے کی کوئی نیت نہیں کی تو افعال حج شروع کرنے سے پہلے آمر کی طرف سے نیت کرلینا کافی ہوجائے گا۔

تیرھویں اور چودھویں شرط یہ ہے کہ مامور یعنی جس کو حج کے لئے کہا گیا ہے وہ خود ہی اس کی طرف سے حج بدل کرے کسی دوسرے سے بغیر اجازت آمر کے کرانا جائز نہیں، اگر بغیر اجازت کے کسی کو بھیجا تو وہ حج مامور کا ہوجائے گا آمر کا نہیں ہوگا اور اس کو آمر کی رقم واپس کرنا پڑے گی، اس لئے بہتر یہ ہے کہ مامور کو اجازت عام دے دی جائے کہ وہ کسی وجہ سے خود نہ کرسکے تو دوسرے سے کرادے۔

اسی طرح اگر مرنے والے نے حج بدل کی وصیت میں کسی خاص شخص کو متعین کرکے کہہ دیا کہ اس کے سوا میرا حج بدل کوئی اور نہ کرے تو کسی دوسرے سے اس کا حج بدل کرانا جائز نہیں اور اگر متعین تو کیا مگر دوسرے کی نفی نہیں کی یعنی صرف اتنا کہا کہ میرا حج بدل فلاں سے کراویں اس صورت میں بہتر تو یہی ہے کہ اسی معین شخص سے حج کرائیں ہاں اگر وہ انکار کردے یا کسی وجہ سے معذور ہوجائے تو دوسرے سے کراسکتے ہیں، اس کے انکار اور معذوری کے بغیر بھی اگر وصی نے کسی اور کو بھیج دیا تو حج فرض آمر کا ادا ہوجائے گا۔

مسئلہ:

اگر وصیت کرنے والے نے صرف اتنا کہا کہ میری طرف سے حج بدل کرادیا جائے اور کسی کو وصی مقرر نہیں کیا تو سب وارث جمع ہوکر باہم مشورے سے کسی کو بھی حج بدل کے لئے بھیج سکتے ہیں، حج فرض آمر کا ادا ہوجائے گا۔ (مناسک ملا علی قاریؒ)

پندرھویں شرط یہ ہے کہ مامور حج کو فاسد نہ کرے اور فوت بھی نہ کرے، فاسد ہونے کی صورت یہ ہے کہ وقوف عرفات سے پہلے جماع کرلے اور فوت کرنے کی صورت یہ ہے کہ احرام کے باوجود عرفات کا وقوف نہ کرے، اگر فاسد کردیا یا فوت کردیا تو آمر کا حج ادا نہیں ہوا اور فاسد کرنے والے پر واجب ہوگا کہ آمر کی رقم جتنی اس نے حج بدل کے لئے دی تھی واپس کرے اور آئندہ سال اپنے مال سے حج کی قضا کرے، یہ قضا بھی اسی مامور کی طرف سے ہوگی آمر کی طرف سے نہیں ہوگی۔ آمر کو اپنا حج بدل الگ کرانا ہوگا۔

اور فوت ہونے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ اپنی غفلت وکوتاہی سے ارکان حج ادا نہیں کئے، اس صورت میں اس کو بھی آمر کی رقم کا ضمان دینا پڑے گا اور اپنے فوت شدہ حج کی قضا اپنے مال سے الگ کرنا ہوگی، اس قضا سے بھی آمر کا حج فرض ساقط نہیں ہوگا اور خود مامور کا بھی حج فرض اس سے ادا نہیں ہوگا اگر بعد میں اس کو حج پر قدرت ہوگئی تو اپنا فرض الگ ادا کرنا پڑے گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کسی آسمانی آفت، بیماری یا قید وغیرہ کے سبب ارکان حج کی ادائیگی سے معذور ہوگیا اس صورت میں اس پر لازم ہے کہ اگلے سال اس کی قضا کرلے اور آمر کو کوئی ضمان دینا نہیں پڑے گا، مگر اگلے سال جو قضا کرے گا، اس سے آمر کا حج ادا ہوسکتا ہے۔ اگر آمر اس کو حکم کرے اور یہ قضا میں آمر کی نیت کرلے۔

(جاری ہے)

# سفرِ مدینہ منورہ اور زیارتِ روضۂ اطہر

آخری قسط

محمد وسیم غزالی

**مسجد سُقیا:**

پرانے ریلوے اسٹیشن کے اندر ایک قبہ ہے جس کو قبۃ الرؤس کہتے ہیں۔اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام بیر السقیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے لئے جاتے ہوئے اس جگہ نماز ادا کی تھی اور اہل مدینہ کے لئے برکت کی دُعا فرمائی تھی۔

مدینہ منورہ میں ان مساجد کے علاوہ اور بہت سی مساجد تھیں جن کی جگہ کے بارے میں اب کم ہی افراد جانتے ہیں۔ان مساجد کے نام یہاں ذکر کئے دیتے ہیں۔مسجد ذباب، مسجد الفضیخ، مسجد بنی قریظہ، مسجد بنی ظفیر یا مسجد البغلہ، مسجد سجدہ یا مسجد الکبیر، مسجد ابی، مسجد بنی حرام اور مسجد ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ سیدنا ابراہیم کی جائے پیدائش ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز بھی پڑھی ہے۔

زیارات مساجد کے بعد کچھ ذکر ان کنوؤں کا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے۔اُس وقت اہل مدینہ کنوؤں کا پانی پیتے تھے جس میں سے کچھ کا پانی شیریں (میٹھا) اور کچھ کا نمکین (شورہ والا) تھا۔جن کنوؤں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا، وضو اور غسل کیا ایسے بہت سے کنویں تھے لیکن اس وقت سب موجود نہیں ہیں۔کہتے ہیں کہ سترہ کنوئیں تھے ان میں سے مشہور کنوؤں کے نام یہ تھے۔

**بیر اریس:**

مسجد قبا کے ساتھ غربی جانب ہے۔اس میں پہاڑی چشموں کا پانی آتا ہے اور کسی زمانے میں نہر زرقا کا پانی بھی اس میں شامل ہوجاتا تھا۔اس کا پانی نہایت صاف اور شیریں تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ یہاں تشریف لائے تو اس میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے آپؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تشریف لائے اور آپ کی اتباع میں اسی طرح بیٹھ گئے۔آپؐ نے اس کا پانی پیا اور اسی سے وضو کیا اور لعاب مبارک بھی اس کنوئیں میں ڈالا۔اس کنویں کو بیر خاتم بھی کہتے ہیں، کیونکہ اس میں خاتم نبوت (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر) حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے گر گئی تھی۔آپؓ نے بہت تلاش کرائی لیکن نہیں ملی۔اب یہ کنواں خشک اور ویران ہے۔

**بیر غرس:**

علاقہ قربان میں مسجد قبا سے تقریباً چار فرلانگ پر واقع ہے اس کا پانی کڑوا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب مبارک اور شہد بھی ڈالا، جس سے اس کا پانی میٹھا ہوا۔آپؐ نے وضو کیا اور پیا بھی تھا۔اور آپؐ کی وصیت کے مطابق آپ کو آخری غسل بھی اسی کنویں کے پانی سے دیا گیا تھا۔

**بیر بضاعہ:**

اس میں بھی آپؐ نے لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دُعا فرمائی تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب کوئی بیمار ہوتا تو لوگ اُس کو اس کنویں کے پانی سے غسل دیتے تھے۔اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمادیتے تھے۔

**بیر بُصّہ:**

قبا کے راستے اور بقیع سے متصل، ایک مرتبہ حضور علیہ السلام حضرت ابو سعید خدریؓ کے پاس تشریف لے گئے تو اس کنویں پر آپؐ نے سر مبارک دھویا اور غسل کیا، اس جگہ دو کنوئیں تھے۔اب یہ دونوں کنویں بقیع کی توسیع میں آگئے ہیں۔

**بیر حاء:**

پرانے باب مجیدی کے سامنے شمالی جانب، نئے باب فہد کے چھوٹے دروازے کے ساتھ۔یہ ابو طلحہؓ کا باغ تھا، آپؐ اکثر اس جگہ تشریف لے جاتے، اس کا پانی پیتے، جب یہ آیت نازل ہوئی: ”لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون“ تو حضرت طلحہؓ نے حضور علیہ السلام کے پاس آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرا سب سے زیادہ محبوب مال بیر حاء ہے، لہٰذا میں یہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ کرتا ہوں، آپؐ جہاں چاہیں اس کو صرف کریں۔اب یہ باغ اور کنواں مسجد نبوی کی توسیع میں آگیا ہے، اس باغ کی نشاندہی کے لئے باب فہد کے ساتھ جو دیوار اندر کی جانب ہے، اُس پر باغ کے نشان بنے ہوئے ہیں۔

**بیر عہن:**

عوالی میں واقع ہے، اس سے آپؐ نے وضو کیا۔اس کو بیر الیسرہ بھی کہتے ہیں۔بیر عثمان کا اوپر ذکر آچکا ہے۔یہ سات کنوئیں ماثور و مشہور ہیں، ان کو ”ابیار سبعہ“ بھی کہتے ہیں۔ان کے علاوہ اور بھی کنوئیں جن کا پانی حضور علیہ السلام نے استعمال کیا۔

بیرآنا، بیر اعواف، بیر انس، بیر الضارم، بیر ابی ایوب، بیر عروہ، بیر القویم، بیر بویط، بیر فاطمہ اور بیر ذروان جس میں ایک یہودی نے حضور علیہ السلام پر سحر کر کے بال کنگھے میں باندھ کر دفن کئے تھے۔

**خاکِ شفا:**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ کی مٹی شفا ہے۔ باغ حضرت سلمان فارسیؓ: اس باغ میں حضرت سلمان فارسیؓ کی آزادی کے لئے حضور علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے کھجور کے 300 درخت لگائے تھے۔ واقع یہ تھا کہ حضرت سلمان فارسیؓ مسلمان ہونے سے قبل ایک جگہ ملازمت کرتے تھے، جب آپ ﷺ کی آمد مدینہ منورہ میں ہوئی تو حضرت سلمان فارسیؓ آپ ﷺ کے ہاتھوں مسلمان ہوگئے ان کے مالک نے کہا کہ میں انہیں آزاد کرنے کے 300 تین سو درخت کھجور کے پھل دار اور کچھ مقدار میں چاندی لوں گا، تب انہیں آزادی ملے گی۔ آپ ﷺ نے اُس کی بات مان کر چاندی دی اور کھجور کے درخت اپنے دستِ مبارک سے لگائے، اللہ کی شان کہ حضور علیہ السلام کے درخت لگاتے ہی انہوں نے پھل دینا بھی شروع کردیا۔ یوں حضرت سلمان فارسیؓ کو آزادی دلائی۔ یہ باغ اور خاکِ شفاء کی جگہ قبا سے واپسی پر آتی ہیں۔ مگر اب یہ باغ بھی ختم کردیا گیا اور خاکِ شفاء کو بھی بند کردیا گیا ہے۔ یہ زیارات کی کچھ جگہیں تھیں جہاں آپ آسانی سے جاسکتے ہیں اور جن کی آپ اپنی سہولت سے زیارات کر سکتے ہیں۔

اب کچھ اُس کا ذکر خیر ہو جائے، جس کے چپے چپے پر انوارات کی برسات رہتی ہے، جس کے نام ہی سے دل و جاں میں اک تڑپ و لگن مچلنے لگتی ہے اور اُسے دیکھنے کے لئے ہم کھچے کھچے چلے آتے ہیں۔ یعنی مسجد نبوی جی ہاں وہی مسجد نبوی.... جہاں ہمارے آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں اور یہاں آ کر لگتا ہے کہ ہم اپنے رب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتوں کے سائے میں آگئے ہیں۔

**مسجد نبوی:**

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم میمنت لزوم سے جب مدینہ منورہ مشرف ہوا تو آپ ﷺ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مکان پر فروکش ہوئے اور سات ماہ تک یہیں قیام فرمایا۔ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد مسلمانوں کی عبادت اور دوسرے معمولات کے لئے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے مکان کے سامنے دو یتیم بچوں کی ملکیت ایک زمین کا قطعہ تھا، زمین کا یہ ٹکڑا خریدنے کے بعد اس پر تعمیر شروع کردی گئی۔ صحابہ کرامؓ کے ساتھ آپ ﷺ نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کچی اینٹوں اور پتھروں سے یہ مسجد بنائی گئی، کھجور کے تنے بطور ستون استعمال کئے گئے۔ برگِ خرما کا چھپر بنایا گیا، فرش بھی کچا ہی تھا۔ اس کے تین دروازے اور صحن تھا۔ مشرق کے دروازے سے آپ ﷺ آیا کرتے تھے، اس کا نام باب آل عثمانؓ تھا جس کو اب باب جبرئیل کہتے ہیں۔ ایک دروازہ مغرب کی طرف تھا جسے باب العاتکہ یا باب الرحمۃ کہتے تھے۔ ابتدا قبلہ شمال کی جانب بیت المقدس کی طرف تھا۔ جب تحویل قبلہ کا حکم آیا تو قبلہ خانہ کعبہ کی طرف یعنی جنوب کی طرف کردیا گیا۔

7 ہجری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ خیبر سے کامیاب لوٹے تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مسجد کی تجدید اور توسیع کا پروگرام بنایا۔ مسجد کے قریب ایک انصاری کا مکان خرید کر مسجد کی توسیع کردی گئی۔ اس توسیع اور تعمیر کے بعد مسجد کا رقبہ 150x150 فٹ ہوگیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں کوئی توسیع نہ کی گئی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے مسلمانوں کی کثرت کی وجہ سے 17 ہجری میں مسجد کے قرب و جوار کے مکانات خرید کر مسجد کی کافی توسیع کی۔ آپؓ نے مسجد کے دروازوں میں بھی اضافہ کیا اور چھ دروازے بنوائے۔

حضرت عثمانؓ کے دور میں بھی مسجد کی کافی توسیع کی گئی۔ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور جعفر طیارؓ کا مکان خرید کر انہیں مسجد کی حدود میں شامل کیا۔ یہ تعمیر یکم محرم 30 ہجری کو پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ پانچویں مرتبہ مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع ولید بن عبدالملک کے زمانے میں ہوئی اس وقت عمر بن عبدالعزیز مدینہ کے گورنر تھے، انہوں نے ازواج مطہرات کے حجرے اور قرب و جوار کے کئی دوسرے مکانات کی جگہ خرید کر مسجد میں اضافہ کیا۔ اس تعمیر کا آغاز صفر 88 ہجری 706 عیسوی میں ہوا اور تکمیل 91 ہجری 709 عیسوی میں ہوئی۔ اس تعمیر سے مسجد کا طول و عرض تین سو مربع فٹ ہوگیا۔

160 ہجری میں خلیفہ مہدی عباسی نے مسجد میں کئی اضافے کروائے، یہ تعمیر و توسیع 165 ہجری میں مکمل ہوئی۔ اس کے بعد ایک طویل عرصہ تک مسجد میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ 654 ہجری میں مسجد نبویؐ میں آگ لگ جانے سے کافی نقصان ہوا۔ خلیفہ معتصم باللہ عباسی نے 655 ہجری میں اس کی ازسرِنو تعمیر شروع کروائی۔ یہ تعمیر 685 ہجری کو پایۂ تکمیل تک پہنچی۔ 705 ہجری سے 886 ہجری تک ملوک مصر مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کی طرف خصوصی توجہ دیتے رہے۔ جب آل عثمان کی خلافت کا دور آیا تو انہوں نے بھی مسجد نبوی کی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ 980 ہجری میں سلطان سلیم ثانی نے حجرۂ انور کے گنبد کو خوبصورت بنوایا۔ 1233 ہجری میں سلطان محمود نے گنبد نبوی کو ازسرِنو تعمیر کروایا۔

1255 ہجری میں اس نے گنبد پر سبز رنگ کروایا جس کی وجہ سے اب یہ گنبد خضریٰ کہلاتا ہے۔ عثمانی سلاطین کے دور میں سلطان عبدالحمید اور سلطان عبدالمجید کے ادوار کی تعمیر و توسیع تاریخ میں ایک یادگار حیثیت رکھتی ہیں۔ سلطان عبدالحمید نے 1265 ہجری میں مسجد نبوی کی از سرِ نو تعمیر شروع کرائی، یہ تعمیر 1277 ہجری میں مکمل ہوئی۔

سعودی خاندان کی حکومت میں اب تک مسجد کی حدود میں کافی توسیع کی گئی ہے۔ شاہ عبدالعزیز بن سعود نے 14 رمضان المبارک 1372 ہجری میں توسیع کے کام کا آغاز کروایا تھا، جو شاہ فیصل کے زمانے میں مکمل ہوا۔ اس کے بعد سب سے زیادہ توسیع شاہ فہد بن عبدالعزیز نے کرائی اور کوشش کی کہ حضور علیہ السلام کے زمانے کا جو مدینہ منورہ شہر تھا اسے مسجد نبوی میں شامل کر دیا جائے، ان کی ان ہی خدمات پر انہیں شاہ (بادشاہ) کے بجائے، خادم الحرمین الشریفین کے لقب سے پکارا جانے لگا، انہوں نے مکہ مکرمہ میں بھی حرمین میں بہت زیادہ توسیع کرائی۔ موجودہ سعودی حکومت کے عبداللہ بن عبدالعزیز نئے خادم الحرمین الشریفین بھی مسجد نبوی اور مکہ مکرمہ میں مزید توسیع کے ایک شاندار منصوبہ پر کام کروا رہے ہیں۔ امید ہے کہ ان منصوبوں کی تکمیل کے بعد زائرین کو بہت سہولتیں مل جائیں گی۔

جب آپ سردارِ دو عالم تاجدارِ مدینہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور مساجد و مشاہد کی زیارت سے فارغ ہو جائیں اور اب آپ کا مدینہ سے وقت رخصت آجائے تو مسجد نبوی میں محراب نبوی یا جہاں جگہ ملے دو رکعت نفل پڑھیں اور اس کے بعد روضہ اطہر پر الوداعی سلام پیش کریں۔ دین و دنیا کی جائز حاجت کے لئے، اپنی حاضری کی قبولیت اور حاضری میں کوئی نادانی یا کوتاہی پر معافی اور تازندگی حرمین کی حاضری کی دعائیں گڑگڑا کریں اور اس وقت جس قدر حزن و رنج و غم و ملال کا اظہار کر سکتے ہیں کریں، آنسوؤں کی زبانی اپنے دل کی ہر فریاد و ہر خواہش بیان کریں۔ کہتے ہیں اس وقت آنسوؤں کا نکلنا اور قلب کے اوپر حزن کا غلبہ ہونا قبولیت کی علامت ہے۔ اسی کیفیت پر کسی نے کیا خوب کہا کہ "مدینہ منورہ میں روضۂ رسول پر آخری سلام پیش کرنے والے ہر عقیدت مند کی دعاؤں میں ایک دعا یہ ہوتی ہے کہ اسے پھر سے حاضری نصیب ہو۔ میں نے بھی یہ عرض گزاری تھی اور باب جبریل سے آتی خنک ہوا کا ایک جھونکا میرا ماتھا چومتا ہوا گزر گیا تھا۔ آپ بھی رب کعبہ کے حضور میں یہی درخواست پیش کریں۔ نہیں معلوم کیا حکم صادر ہوتا ہے۔" ☆☆☆

# تکمیل رسالت کے عملی تقاضے

""ختم نبوت کے دو مفہوم اور تکمیل رسالت کے عملی تقاضے" کے موضوع پر امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم کا زیر نظر خطاب ۲۳ر جون ۲۰۰۲ء کو لاہور کے الحمرا ہال نمبر ۲ میں ہوا۔ افادہ عام کے لئے نذر قارئین کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

قسط:۳

ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کھانے پینے کا کچھ سامان کر دیتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں چلے جاتے اور وہاں کئی کئی روز دن رات قیام فرماتے۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟

حدیث پاک میں الفاظ آتے ہیں: "یتحنث فیہ"، "وہاں آپ صلی اللہ عبادت کیا کرتے تھے۔"

لیکن پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کون سی عبادت؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہودیوں کے ہاں پیدا ہوتے تو یہودیوں والی عبادت کرتے، عیسائیوں کے ہاں پیدا ہوتے تو عیسائیوں والی عبادت کرتے۔

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو عرب کے اندر مکّے میں مشرکین کے ہاں پیدا ہوئے اور ظاہر بات ہے کہ مشرکین والی عبادت کرنے کا تو سوال ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلیم الفطرت انسان تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی عبادت کرتے تھے؟۔

شارحین حدیث نے اس کا حل نکالا ہے:

"کان صفۃ تعبدہ فی غار حراء التفکر والاعتبار۔"

"یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غار حرا میں جو عبادت تھی وہ غور وفکر اور سوچ وبچار پر مشتمل تھی۔"

میرا دعویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ا کو پوری انسانی فلسفیانہ سوچ کے مراحل طے کرائے ہیں اور اس کے بعد وحی نبوت کا آغاز ہوا ہے:

"اقرا باسم ربک الذی خلقo"

یہ سارا مرحلہ اسی لئے تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سوچ سے، غور وفکر سے، اپنی سلامتیٔ طبع، اپنی سلامتیٔ فطرت اور سلیم عقل کی رہنمائی میں غور وفکر کریں، تدبر کریں، اور اس کے نتیجے میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے کہ:

"ووجدک ضالا فھدیo"۔

"یعنی اے نبی! ہم نے پایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت کی تلاش میں سرگرداں ہیں، تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کاملہ سے سرفراز فرمادیا"۔

اب یہاں ایک اہم نکتہ نوٹ کیجئے۔ یہ ایک بہت اہم حقیقت ہے جو نگاہوں کے سامنے نہ ہو تو اس کی کوئی حیثیت نہیں اور نگاہوں کے سامنے آجائے تو بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

کیا تورات اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں تھی؟ اس میں تحریف کیوں ہوگئی؟ اگر اللہ تعالیٰ نے ضمانت لی ہوتی کہ اس میں تحریف نہیں ہوسکتی تو کیا تحریف ہوسکتی تھی؟ کیا انجیل اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں تھی؟ یقیناً تھی۔ اس میں تحریف کیوں ہوگئی؟

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا، اور اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ نہ لیتا تو کیا ہم اسے تحریف کے بغیر چھوڑ دیتے؟۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

قرآن مجید کے ترجموں میں تحریفیں ہوئی ہیں، تفسیروں میں تحریفیں ہوئی ہیں، ہاں ایک متن قرآن حکیم فرقان حمید ہے جس میں تحریف نہیں ہوسکتی، اس لئے کہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے۔

ارشاد ذات باری تعالیٰ ہے:

"انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔" (الحجر ۱۵:۹)

ترجمہ: "ہم نے ہی اس الذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں"۔

لیکن سوال یہ ہے کہ: "انا نحن نزلنا الذکر" کے الفاظ کا مصداق تورات بھی ٹھہرتی ہے، انجیل بھی اور زبور بھی۔ اللہ تعالیٰ ہی نے سابقہ آسمانی کتب بھی نازل کی تھیں۔

خاص طور پر سورۃ المائدۃ کے ساتویں رکوع کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

"انا انزلنا التورۃ فیھا ھدی و نور" (المائدہ:۴۴)

"ہم نے اتاری تھی تورات، اس میں ہدایت بھی تھی، نور بھی تھا۔"

پھر انجیل کے بارے میں بھی فرمایا:

"فیه هدی و نور." (المائدہ:۴۶)

ترجمہ: "اس میں ہدایت بھی تھی اور نور بھی تھا۔"

غور طلب بات یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا اور قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ لے لیا؟ بلکہ میں ذرا لطیف انداز میں اس بات کو آپ کے ذہن کی گہرائیوں تک لے جانے کے لئے عرض کروں گا۔

میں مثال دیا کرتا ہوں کہ ان کتابوں کو یہ حق حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ سے شکوہ کریں کہ اے اللہ تعالیٰ!! ہم بھی تیری کتابیں تھیں، قرآن بھی تیری کتاب تھی، تو ہمارے ساتھ یہ سوتیلی بیٹیوں والا سلوک کیوں ہوا کہ آپ نے قرآن مجید کو تو تحفظ دیا، ہمیں نہیں دیا۔

اس کی وجہ سمجھ لیجئے، جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں، سابقہ کتب سماویہ کے نزول کے وقت ابھی ہدایت اپنے ارتقائی مراحل طے کر رہی تھی، ابھی اسے اپنے نقطۂ عروج اور نقطۂ کمال تک پہنچنا تھا۔

چنانچہ اس درمیانی عرصے کے لئے، عبوری دور کے لئے جو ہدایات آرہی تھیں ان کو مستقل طور پر محفوظ کر دینے کی چنداں حاجت نہ تھی۔ جب وہ کامل اور مکمل ہدایت آگئی اور ہدایت کی تکمیل ہوگئی تو اب ہدایت "ھدی" نہیں رہی "الھدی" (The Guidance) ہوگئی۔ اب اس کی حفاظت کا ذمہ لیا گیا۔

**ختم نبوت کے خلاف غلام احمد قادیانی کی دلیل اور اس کی تردید:**

ایک قادیانی سے جب میں نے اس معاملے پر بحث کی تو سورۃ البقرۃ میں وارد شدہ الفاظ:

"فبهت الذی کفر."

کے مصداق وہ میری دلیل کے آگے بالکل مبہوت ہو کر رہ گیا اور اس کے لئے دائیں بائیں بغلیں جھانکنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ دیکھئے مرزا قادیانی نے اپنے فتنے کا آغاز کہاں سے کیا تھا۔ یہ سمجھ لیجئے، پہلے وہ ایک بہت اچھا مناظر تھا۔

اس نے آریہ سماجیوں اور عیسائیوں سے مناظرے کئے اور مناظروں میں فتح حاصل کی اور نتیجتاً مسلمانوں کی آنکھوں کا تارا بن گیا، محبوب ہو گیا۔

اس کے بعد اس نے ایک شوشہ چھوڑا کہ نبوت اور وحی تو رحمت ہیں، رحمت بند کیسے ہو سکتی ہے؟۔ وحی تو انسانوں کی ہدایت کے لئے ہے، انسان ختم نہیں ہوئے تو وحی کیسے ختم ہو گئی؟ دیکھئے بظاہر یہاں بات جچ گئی ہے۔ یہیں سے آپ کو اس بات کا جواب مل جائے گا کہ بڑے بڑے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ اس فتنے کا شکار کیونکر ہو گئے۔

دنیا میں ایک ہی بظاہر مسلمان نام کا سائنس دان ٹاپ پر آیا ہے، اور وہ قادیانی ہے۔ ایک ہی مسلمانوں کا نام رکھنے والا انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس ہیگ کا جج بنا ہے، وہ بھی قادیانی ہے۔ بڑے بڑے ڈاکٹر قادیانی، انجینئر قادیانی...... آخر کیوں؟۔

یہ بات ایسی تھی کہ جو بظاہر دل کو اپیل کرتی ہے کہ انسانوں کی ہدایت کے لئے وحی کا راستہ کھولا گیا تھا، ابھی انسان ختم نہیں ہوئے، وحی کا دروازہ کیسے بند ہو جائے گا؟ پہلے اس نے وحی کا شوشہ چھوڑا۔

اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ اگر وحی جاری ہے تو نبوت بھی جاری ہے۔ لہٰذا پھر اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

اس نے عوام الناس کی نفسیات کو متاثر کرنے کے لئے ایک اور شوشہ چھوڑا کہ دیکھو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت بھی ہو گئے زیر زمین دفن ہیں۔

جبکہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے اور وہ آسمان پر ہیں!! اس سے تو گویا ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہو گئے؟ حالانکہ افضلیت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

اصحاب کہف اگر تین سو (۳۰۰) برس تک سوتے رہے تو اس میں کون سی افضلیت کی بات ہے!! اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو سو (۱۰۰) برس تک مردہ رکھ کر دوبارہ زندہ کر دیا تو اس میں افضلیت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے، اللہ تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے۔

لیکن مرزا قادیانی نے عام آدمی کو گمراہ کرنے کے لئے ایسے شوشے چھوڑے اور کہا کہ نہیں نہیں، غلط ہے، یہ مولویوں کے ڈھکوسلے ہیں، رفع مسیح قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ مذکور نہیں ہے، حدیثوں کے اندر ہے، اور حدیثوں کے بارے میں ہم اطمینان نہیں کر سکتے کہ حضرت مسیح سولی نہیں چڑھائے گئے۔

مرزا کے بقول وہ سولی چڑھائے گئے، لیکن فوت نہیں ہوئے، البتہ زخمی ہونے کے بعد صلیب سے اتار لئے گئے تھے۔ پھر ان کا علاج معالجہ ہوا، پھر وہ علاقہ چھوڑ کر کشمیر میں آگئے، یہاں آکر ان کا انتقال ہو گیا اور یہاں دفن ہوئے، یہاں کشمیر میں ان کی قبر بھی موجود ہے۔ یہ دو ایشو ہیں جو اس شخص نے خصوصی طور پر اٹھائے اور اس طرح عوام الناس کو متاثر کیا۔

ابھی میں نے جس قادیانی کا ذکر کیا اس سے میں نے کہا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم یہ مانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت قرآن مجید میں کامل ہو گئی؟۔ اس نے کہا:

"ہاں! ہم مانتے ہیں کہ ہدایت کامل ہو گئی۔"

میں نے کہا:

"کیا تم یہ مانتے ہو کہ قرآن مجید محفوظ ہے، اس میں تحریف نہیں ہوئی؟"۔

اس نے کہا:

"ہاں! ہم مانتے ہیں کہ قرآن مجید محفوظ ہے، اس میں تحریف نہیں ہوئی۔"

پھر میں نے کہا:

مجھے منطقی وجہ بتاؤ کہ پھر اس وحی کی کھڑکی کو کھلے رکھنے کا فائدہ کیا ہے؟ وہاں سے جو آنا تھا وہ مکمل ہوگیا، یعنی قرآن۔ ہاں قرآن مجید میں اگر تحریف ہوجاتی، اس کی حفاظت کا ذمہ نہ لیا گیا ہوتا تو کسی نبی کی ضرورت تھی کہ جو آکر اس کے تصحیح کرتا کہ یہ بات یوں نہیں یوں تھی۔

منطقی اعتبار سے ایک جواز پیدا ہوتا ہے وحی اور نبوت کے جاری رہنے کا، بشرطیکہ ان دو باتوں میں سے کسی ایک کو مانا جائے...... یا تو یہ کہو کہ قرآن مجید کے اندر تحریف ہوگئی، یہ وہ اصل قرآن مجید نہیں ہے۔

یہ دونوں باتیں نہیں مانتے تو مجھے بتاؤ کہ عقلی اور منطقی اعتبار سے اس کھڑکی کو کھلے رکھنے کا کہاں کوئی جواز پیدا ہوتا ہے؟۔ جیسا کہ میں نے پہلے آپ کو بتایا، اس پر وہ قادیانی بالکل مبہوت ہوگیا، فلسفیانہ ہدایت، ایمان کی ہدایت، فکری اور نظری ہدایت جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو دینی تھی، وہ قرآن مجید میں مکمل ہوگئی۔

تکمیل نبوت کا دوسرا مظہر یہ ہے کہ دین حق کی بھی تکمیل ہوئی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر۔

جیسا کہ سورۃ المائدہ آیت نمبر۳ میں آیا:

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا."

ترجمہ: "آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا۔"

لیکن تکمیل دین کا پس منظر بھی سمجھ لیجئے۔ جیسے انسان کے ذہنی ارتقاء کے مراحل آئے ہیں، فلسفیانہ شعور میں ترقی ہوئی ہے اور ہوتے ہوتے وہ اپنے بلوغ اور پختگی کو پہنچا ہے، ایسے ہی انسان کے اندر تمدنی طور پر ارتقاء ہوا ہے۔

ایک دور وہ تھا جب ہمارے آباء واجداد غاروں میں رہتے تھے۔ کہیں کوئی سٹریٹ لائٹ کا سوال نہیں، کہیں کوئی سڑکوں کو صاف کرنے کا سوال نہیں، کہیں کسی کارپوریشن اور میونسپلٹی کا سوال نہیں۔

انفرادیت ہی انفرادیت تھی۔ میں اپنی غار کا مالک ہوں، جو چاہوں کروں، میرے اوپر کوئی قانون نہیں، کوئی قدغن نہیں۔ یہ نظام تھا۔ اجتماعیت تھی ہی نہیں، انفرادیت ہی انفرادیت تھی۔

پھر قبائلی نظام قائم ہوا کہ قبیلے کا ایک سردار ہے، اس کا حکم ماننا ہوگا۔ تم فلاں قبیلے سے ہو، اس قبیلے کی یہ روایات ہیں، تمہیں ان پر عمل کرنا ہوگا۔ اب جیسے جیسے اجتماعیت آنی شروع ہوئی انفرادیت کے اوپر قدغنیں لگنی شروع ہوئیں۔

یہ نہیں کہ جو چاہو کرو۔ تمہارا تعلق اس قبیلے کے ساتھ ہے، اس کی یہ رسم ہے، یہ ریت ہے، اس کا یہ رواج ہے، تمہیں اس کو پورا کرنا ہوگا، اور تمہارا جو شیخ قبیلہ ہے، سردار ہے، اس کا حکم ماننا ہوگا۔

آگے چلئے!! شہری ریاستیں وجود میں آئیں۔ دو، تین، چار قبیلے ایک شہر میں آکر آباد ہوگئے۔ ہر قبیلہ تو اپنی جگہ پر ایک اجتماعی یونٹ ہے، اس کا سردار ہے، اس کا کہنا سب مانتے ہیں، لیکن اب ان قبیلوں کے آپس کے معاملات کیسے طے ہوں گے؟۔ یہاں سے دستور سازی کا آغاز ہوا۔

چنانچہ کچھ اصول طے کئے جاتے تھے کہ ہمارے بین القبائلی معاملات ان اصولوں کے تحت ہوں گے۔ اب میں یہاں ایک مثال دیتا چلوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت مکہ مکرمہ ایک قبیلے کا شہر تھا جہاں صرف قریش رہتے تھے اور کوئی وہاں نہیں رہ سکتا تھا۔

یہ بات طے تھی کہ یہاں یا قریشی رہے گا یا قریشی کا غلام رہے گا، وہ کوئی بھی ہو، یا قریش کا حلیف رہے گا، یعنی باہر سے کوئی آئے گا تو کسی مکہ والے کا حلیف بن کر ٹھہر سکتا ہے، ورنہ نہیں۔ لیکن مدینہ منورہ سماجی ارتقاء کے ایک بلند تر درجے پر تھا۔ وہاں پانچ قبیلے آباد تھے۔

دو تو اصل عرب قبیلے (Sons of the soil) تھے: "اوس اور خزرج"۔

تین یہودی قبائل تھے جو وہاں آکر آباد ہوگئے تھے: "بنو قریظہ، بنو قینقاع، اور بنو نضیر"۔

ان پانچوں قبیلوں کے آپس میں معاہدات تھے۔ اوس کا قبیلہ چھوٹا تھا، خزرج کا بڑا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جب ان میں بارہ نقیب مقرر کئے تھے تو نو خزرج میں سے تھے اور تین اوس میں سے۔

اوس اور خزرج کے درمیان یہ طے تھا کہ اگر کوئی خزرجی کسی اوسی کو قتل کردے گا تو دیت ایک تہائی ہوگی، جبکہ اگر کوئی اوسی کسی خزرجی کو قتل کردے گا تو تین گنا دیت دینا ہوگی۔ یقیناً اوسی نوجوان کا خون کھولتا ہوگا کہ کیا میرے خون اور میری جان کی قیمت اس خزرجی نوجوان کے مقابلے میں ایک بٹا تین ہے! لیکن اگر مدینے میں رہنا ہے تو اس اصول کو ماننا پڑے گا، یہ اصول یہاں طے ہوچکا ہے، اب تمہیں اس کی پابندی کرنی ہے۔

اس سے اگلا قدم کیا تھا!! جزیرہ نمائے عرب کے اوپر جو بہت بڑا Turban ہے یہ شام عرب اور عراق عرب ہے۔

یہ بھی عرب ممالک ہیں، اور اس جزیرہ نما کے اوپر دو عظیم مملکتیں قائم تھیں، قیصر کی سلطنت روما اور کسریٰ کی سلطنت ایران۔ یہ تمدن کی آخری منزل تھی جبکہ حکومتیں بن گئیں۔ بادشاہتیں قائم ہوگئیں، محلات بن گئے، Standing Armies وجود میں آگئیں۔

لاکھوں کی تعداد میں فوجیں ہیں، ٹیکس لگ رہے ہیں، دہقان محنت کر رہا ہے اور اس سے ٹیکس لیا جارہا ہے، جاگیردار اپنا حصہ رکھ کر باقی بادشاہ کو پہنچا رہا ہے، کرگے (جولاہوں کے کپڑا بننے کی کھڈی ... مرتب) پر بیٹھا ہوا کوئی شخص کپڑا بن رہا ہے تو اس سے بھی ٹیکس لیا جارہا ہے۔

عوام کو ظلم وستم کی چکی کے اندر پیسا جارہا ہے اور بادشاہ عیش کررہے ہیں، اونچے اونچے محلات بنا رہے ہیں۔ یہ زمانہ تھا جبکہ انسانیت کے اوپر ایسی پابندیاں لگیں کہ انسان مجبور ومقہور ہوکررہ گیا۔

اس دور میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ اس وقت تمدنی ارتقاء اس انتہا کو پہنچ گیا تھا کہ اجتماعیت کا دور دورہ تھا، انفرادیت پس گئی تھی، اس کی آزادیاں ختم ہوگئی تھیں۔ اب بادشاہ تھا اور بادشاہ کا نظام تھا۔ عوام میں کہیں ذرا سی بھی بغاوت ہوتی تو سلطنت رومائے عرب ان کو اسے بری طرح کچل دیتے تھے۔

اسی طرح ایرانی فوجی کسی کو سر اٹھانے کا موقع نہیں دیتے تھے، اس وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ کو نوع انسانی کے لئے دین حق کی صورت میں ایک مکمل نظام حیات عطا کردیا گیا کہ سماجی سطح پر یہ ہدایت ہے، معاشی سطح پر یہ ہدایت ہے اور سیاسی سطح پر یہ ہدایات ہیں۔

الغرض ایک مکمل Socio Politico-Economic System- کی حیثیت سے دین کو کامل کرکے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کردیا گیا۔ حالانکہ دین ہمیشہ سے ایک تھا۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا دین بھی یہی تھا، حضرت عیسیٰ روح اللہ کا دین بھی یہی تھا، حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا بھی یہی تھا، حضرت نوحؑ کا بھی یہی تھا۔

سورۃ الشوریٰ میں فرمایا:

”شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابرھیم و موسیٰ و عیسیٰ...“ (الشوریٰ ۱۳)

سب کا دین ایک تھا، لیکن ابھی دین مکمل نہیں ہوا تھا۔ ابھی اجتماعیت محدود تھی، ابھی انفرادیت کا بول بالا تھا۔ ابھی ایک نظام کا تصور نہیں تھا۔ ابھی کوئی پولیٹکل سسٹم وجود میں نہیں آیا تھا۔

ابھی وہ Standing Armies کے دور نہیں آئے تھے، وہ دور جب آگیا تو عدل وقسط پر مبنی ایک ”Politico-Socio-EconomicSystem“ اسلام کی شکل میں، دین حق کی تکمیل کرکے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا۔

”الیوم اکملت لکم دینکم۔“

یہ تکمیل نبوت کے دو مظاہر ہیں۔ ایک یہ کہ ہدایت ”ھدی“ سے بڑھ کر ”الھدی“ بن گئی۔ یعنی قرآن مجید کی صورت میں کامل اور مکمل ہدایت عطا کردی گئی۔ دوسرے یہ کہ دین کامل ہوگیا۔

یہ دونوں چیزیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے عروج اور نقطۂ کمال کو پہنچ گئیں۔ چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ سے لینے والا حصہ جو ہے، یعنی وحی اور دین، دونوں کی تکمیل ہوگئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔


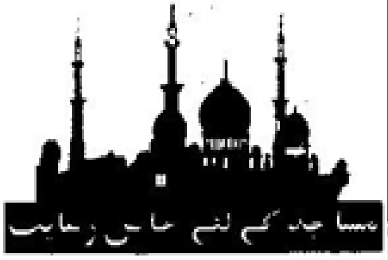


جبار کارپٹس

ڈیلر
مون لائٹ کارپٹ
مر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ
این آر ایونیو، حیدری پوسٹ آفس بلاک ''جی'' برکات حیدری ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail: jabbarcarpet@cyber.net.pk

# مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ کی کراچی میں تبلیغی واصلاحی مصروفیات

وسط مئی میں کراچی کے مختلف علاقوں میں تحفظ ختم نبوت کے پروگرام منعقد کئے گئے، جن میں اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت اور زعما کراچی نے خطاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی اور بزرگ رہنما مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ خصوصی طور پر ان پروگراموں میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔............(ادارہ)

رپورٹ: مولانا قاضی احسان احمد

کراچی... ۱۲ مئی بروز ہفتہ بعد نماز عشاء پختون آباد گراؤنڈ میں مدرسہ سیف العلوم یوسفیہ کے تعاون سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ پختون آباد کے زیر اہتمام سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری سعید اللہ شمشیر اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ نعت معروف ومشہور مداح رسول مولانا محمد اشفاق نے پیش کیا۔ کانفرنس سے شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے جانشین اور فرزند ارجمند مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مفتی حبیب الرحمٰن، راقم الحروف اور مہمان خصوصی مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے خطاب کیا۔ کلمات تشکر مدرسہ سیف العلوم عربیہ کے مہتمم حلقہ پختون آباد اور مجلس کے سرپرست مولانا راحت گل شمشیر نے پیش کئے۔

مولانا طوفانی مدظلہ نے اپنے خطاب میں جہاں قادیانیت اور مرزائیت کے فتنہ عمیاء سے عوام الناس کو آگاہ کیا وہاں موجودہ دور میں رونما ہونے والے دیگر فتنوں کی بھی نشاندہی کی اور عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ اللہ اور اس کے محبوب رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا تعلق مضبوط رکھیں اور ان فتنوں کے تعاقب کے لئے کمربستہ رہیں، رب کریم ہماری حفاظت فرمائے۔ صاحبزادہ حافظ محمد سعید لدھیانوی مدظلہ کی پرسوز دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

۱۳ مئی بروز اتوار بعد نماز ظہر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت متصل جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ... پر منعقد ہوا، بیان تحفظ ختم نبوت اور جاں نثاران محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پُر وقار ایمان پرور اجتماع منعقد ہوا، جس میں خدام ختم نبوت نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ الحمدللہ! اکابر علماء کرام کے خطابات ہوئے، مہمان خصوصی مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ کا بھی وجد آفریں بیان ہوا، انہوں نے کہا کہ آپ حضرات آئے نہیں بلکہ لائے گئے ہیں، آپ کو رحمت حق چن کر اس پروگرام میں لائی ہے اور یہ کام بہت عظیم ہے، جو آپ کو نصیب ہوا۔ دفاع ناموس رسالت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی حفاظت اور چوکیداری انتہائی عظیم اور بابرکت کام ہے، اس میں اپنی زندگی لگائیں، دونوں جہانوں کی کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

۱۴ مئی بروز پیر صبح ۱۱ بجے جامعہ عائشہ صدیقہؓ میٹروول میں مفتی عطاء الرحمٰن کے ہاں پروگرام منعقد ہوا، جس میں معززین علاقہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی، پروگرام سے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حافظ حسین احمد اور حضرت طوفانی زید مجدہم نے خطاب کیا۔ اللہ تعالیٰ منتظمین اور مقررین کو انتہائی جزائے خیر نصیب فرمائے جنہوں نے ایمانی بہاروں پرمبنی پروگرام کا انعقاد کیا۔

۱۴ مئی بروز پیر بعد نماز عصر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ قذافی ٹاؤن کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ مولانا محمد ساجد نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر سیر حاصل اور فکر انگیز، دلی جذبات پرمبنی گفتگو کی۔ مولانا نے عوام پر زور دیا کہ فتنہ ہمیشہ چالاکی، عیاری اور دھوکہ سے پھیلتا ہے اور فتنہ قادیانیت سے متعلق تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشینگوئی فرمائی ہے کہ جتنے جھوٹے مدعیان نبوت ہوں گے وہ جھوٹے، دھوکہ باز اور فریبی ہوں گے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا اور دھوکہ باز تھا۔ ہماری اصل ذمہ داری ان فتنوں سے عوام کو آگاہ کرنا اور دامن رسول سے وابستہ کرنا ہے۔

راقم الحروف نے بعد نماز مغرب بیان کیا، بندہ کے بعد پروگرام کے روح رواں مولانا طوفانی کا اردو، پشتو دونوں زبانوں پر مشتمل گرما گرم پُرمغز خطاب دلپذیر ہوا، الحمدللہ! حقیقت ختم نبوت اور استیصال قادیانیت کے عنوان پر اکابرین ملت کی قربانیوں کی داستان عشق ووفا بیان کرکے سامعین کو اس کام کی حفاظت پر لگنے کے لئے دل وجان سے تیار کیا اور سب نے یک زبان ہوکر فتنہ قادیانیت کے خلاف کمربستہ ہونے کا وعدہ کیا، رب کریم قبولیت نصیب فرمائے۔ آمین۔

۱۵ مئی بروز منگل بعد نماز مغرب شہید ختم نبوت حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے خلیفہ مجاز شہید ناموس رسالت وناموس صحابہ حضرت مولانا محمد احمد مدنی شہیدؒ کے مدرسہ جامعہ محمودیہ مدنیہ بفرزون میں درس قرآن کریم کی تقریب منعقد ہوئی، بیان سے قبل مدرسہ کے ہونہار کمسن طلبا نے عربی زبان میں سربلندی اسلام، ... "ختم نبوت" اور حفاظت مکہ ومدینہ پر انتہائی

رقت آمیز اور جذباتی انداز میں نظم پیش کی، جس کا ثبوت مولانا طوفانی مدظلہ کا اس موقع پر آب دیدہ ہونا اور بعد میں ان بچوں کی تحسین اور تعریف کرنا ہے، بیان میں مولانا مدظلہ نے مدرسہ کے موجودہ مہتمم حضرت مدنی کے جانشین مولانا عبدالرحمن مدنی کی خدمات کو سراہا اور اکابر سے وابستہ رہنے اور ان کے طرز عمل پر قائم رہنے کی نصیحت کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت سے محبت و شفقت کے عنوان پر انتہائی محبوبانہ اور عاشقانہ انداز میں خطاب کیا کہ کوئی آنکھ اشک بار ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ اللہ تعالیٰ دل وجان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

۱۵رمئی بعد نماز عشاء، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ موسیٰ کالونی کے زیر اہتمام جامع مسجد خلیلیہ موسیٰ کالونی میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فوراً بعد مولانا طوفانی نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''حب الوطن من الایمان'' پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ وطن کی محبت ایمان میں سے ہے، اپنے وطن کے ساتھ محبت کرنا ایمان کی علامت ہے، ہم اپنے ملک کے ساتھ محبت کرتے ہیں، یہ ہمارے ایمان کی علامت ہے۔ قادیانی جہاں دین اسلام کے دشمن ہیں وہاں اس ملک کے بھی دشمن ہیں، جب ان کے دلوں میں ملک کی محبت نہیں، دین کی محبت نہیں ہے، اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے خالی وعاری ہیں تو لازمی بات ہے کہ ان کے پاس ایمان کی دولت کا ذرہ بھی نہیں ہے۔ لہٰذا تمام مسلمان قادیانیت کے فتنہ سے خود بھی بچیں اور لوگوں کو بھی بچائیں۔ شیزان اور دیگر قادیانی اداروں کا بائیکاٹ عشق رسول کا اہم تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ بالایمان فرمائے۔

۱۶رمئی بروز بدھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ اورنگی ٹاؤن کے زیر اہتمام دارالعلوم حنفیہ میں بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، تلاوت ونعت رسول مقبول کے بعد حلقہ بلدیہ ٹاؤن کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے کانفرنس کے اغراض ومقاصد اور جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کا مختصر الفاظ میں ذکر کیا۔ اس کے بعد راقم الحروف کا تفصیلی بیان تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کا استحصال، اکابر کی قربانیوں کی روشنی میں ہوا۔ رب کریم نے کمال فضل اور عنایت کا معاملہ فرمایا کہ بات سے بات اور عنوان سے موضوع کی مناسبت سے کچھ پیش کرنے کا موقع میسر آیا۔

آخری خطاب مہمان خصوصی مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کا ہوا۔ مولانا نے دو باتوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ ربوہ کا نام کیوں تبدیل کرایا گیا؟ قادیانیوں کو احمدی کہنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کی بنیاد دجل وفریب، دھوکا دعیاری پر رکھی گئی ہے اگر قادیانی دھوکا، فریب دغا بازی، کذب بیانی چھوڑ دیں تو ان کی جھوٹی اور خانہ ساز دعویٰ نبوت کی عمارت یک لخت زمین بوس ہوجائے گی اور کاروبار نبوت بند ہوجائے گا۔ مولانا نے کہا کہ قادیانی عام مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانسے کے لئے قرآن کریم کی آیت: ''وَاٰوَیْنٰهُمَآ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ ''(المؤمنون:۵۰) کا سہارا لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہم غلط اور ناحق ہوتے تو قرآن کریم میں ہمارے شہر کا نام کیوں آتا؟ ہماری بستی کا ذکر کیوں آتا؟ قرآن اور علم قرآن سے ناواقف ایک عام سادہ لوح مسلمان اس دھوکا کا شکار ہوجاتا ہے، مولانا نے کہا کہ یہ قادیانیوں کا دجل ہے، اس آیت کی حقیقت سے ہر مسلمان کو واقف ہونا چاہئے، یہ آیت جناب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ سیدہ مریم کے متعلق ہے کہ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ: ''ہم نے ان کو ٹھکانہ دیا، ایک ٹیلہ پر جہاں ٹھہرنے کا موقع تھا اور پانی نتھرا۔'' معلوم ہوا کہ آیت مبارکہ میں تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور والدہ عیسیٰ کا ذکر ہے نہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت کے نوآباد شہر کا جس کا وجود قادیانیوں کے وجود کے بعد رونما ہوا۔

باقی رہا قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ان کے شہر کا نام قرآن کریم میں ہے جس کی وجہ سے یہ شہر مقدس اور قادیانی حق پر ہیں تو اس قرآن کریم میں فرعون کا نام بھی ہے تو سارے مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کو فرعون کہیں اور اس قرآن میں خنزیر کا نام بھی ہے سارے قادیانی اپنے آپ کو خنزیر کے نام سے پکارا کریں تاکہ یہ بھی مقدس ہوجائیں اور برحق بھی بن جائیں۔

دوسری بات مولانا نے یہ کہی کہ قادیانیوں، مرزائیوں کو بعض سادہ لوح مسلمان اور ہمارے تعلیم یافتہ ارباب علم وفن ''احمدی'' کے لفظ سے پکارتے ہیں، یہ بالکل غلط ہے، کسی حال میں بھی کسی مرزائی یا قادیانی کو احمدی کہنا جائز نہیں ہے بلکہ یہ گناہ ہے تمام مسلمان اس بات کا خیال رکھیں اور مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانیوں کو مرزائی کے نام سے پکاریں، اس لئے کہ ''مرزائی'' مرزا غلام احمد قادیانی کا الہامی نام ہے مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ مجھے الہام ہوا: ''سنفرغ لک یا مرزا'' (تذکرہ طبع دوم، ص:۱۳۳)... اے مرزا! ٹھہر جا ہم ابھی تیرے لئے فارغ ہوتے ہیں... پس جب ہم مرزائیوں کو مرزا قادیانی کے الہامی نام کی طرف نسبت کرکے مرزائی کہتے ہیں تو ان کو اس پر خوش ہونا چاہئے نہ کہ ناراض۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ مسلمان غیرت اور حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانیوں اور مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں، ان کی مصنوعات کی خرید وفروخت سے مکمل اجتناب کریں۔

۱۷رمئی بروز جمعرات بعد نماز عصر مدرسہ معارف القرآن شیریں جناح کالونی کیماڑی ٹاؤن

میں ’’عظمت قرآن کریم و ختم نبوت کانفرنس‘‘ منعقد ہوئی اور ختم مشکوٰۃ شریف کی محفل بھی منعقد ہوئی۔ مغرب کی نماز کے بعد تلاوت و نعت کے بعد راقم الحروف نے بیان کیا، خصوصی خطاب مولانا طوفانی مدظلہ کا ہوا۔ مدرسہ کا تعارف اور علاقائی خدمات کا مختصر جائزہ مدرسہ کے مہتمم نے پیش کیا۔ سامعین سے اپیل کی کہ ہر حال میں ختم نبوت کے کام کو ترجیح دیں۔ شیزان کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ کلمات تشکر پیش کرنے کے لئے کیماڑی ٹاؤن میں جمعیت علماء اسلام کے امیر جناب مولانا قاضی فخر الحسن کو دعوت دی گئی آخر میں مولانا طوفانی مدظلہ نے مفصل خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج یہود و ہنود اور نصاریٰ تمام ملت کفر اسلام کے خلاف صف بندی کئے ہوئے ہے۔ تمام عالم کفر قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہا ہے، لہٰذا ملت بیضا ملت حنفیہ کو بھی تردید قادیانیت کے سلسلہ میں اکٹھے ہونا ہوگا اور قادیانیت و مرزائیت کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ مدارس و مساجد، مکاتب قرآنیہ اسلام کی سربلندی کے مضبوط قلعے ہیں، ان کی حفاظت و اعانت ہمارے لئے ذخیرہ آخرت ہے، لہٰذا ان تمام امور کی طرف آپ حضرات کی ہمیشہ نظر رہنی چاہئے۔

۱۸ مئی کو عرفات مسجد منوڑہ میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا طوفانی مدظلہ نے کہا کہ اے بابا بیٹ کے غیور مسلمانو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا بلکہ جو مائیں نبی جنا کرتی تھیں، خالق کائنات کے خزانہ میں وہ مائیں ہی ختم ہوگئی ہیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، اب کوئی اور نبی نہیں آئے گا، اپنے عقیدہ کی اصلاح ضروری ہے، اعمال کی تکمیل و اصلاح ضروری ہے، نماز، روزہ، عبادات کا شوق، فکر آخرت، جنت کے حصول کا شوق، جہنم سے بچنے کا داعیہ ہر مسلمان کے دل و دماغ میں ہر وقت بیدار رہنا چاہئے، اس میں ہماری کامیابی و کامرانی ہے۔ قادیانی فتنہ سے امت کو بچانا ہر اس شخص کی ذمہ داری ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے، آپ یقین کریں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اتنی بلند ذات ہے جن کی عظمت کے معترف اپنے تو اپنے غیر بھی تھے، دوست تو دوست دشمن بھی عظمتوں کے قائل تھے، تاریخ ان حقائق سے بھری پڑی ہے، ہمیں بھی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے تحفظ ختم نبوت کے کام میں آگے بڑھنا ہے اور دشمنان رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ روکنا ہے۔ شیزان مرزائیوں کی کمپنی ہے، اس کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ اسلامی غیرت و حمیت اور قرآن و سنت کا تقاضا ہے۔

۱۸ مئی بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء بلدیہ ٹاؤن کی جدید تعمیر سے آراستہ و پیراستہ جامع مسجد بلال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے خطاب کیا۔ مولانا نے نہایت دل سوز اور جذباتی انداز میں بیان کیا اور مسلمانوں میں اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق غیرت ایمانی دکھانے کا جذبہ پیدا کیا اور کہا کہ [illegible] میرے والد ہیں، یہ میری والدہ ہیں، یہ میرا بیٹا ہے، غرضیکہ استاد و شاگرد، پیر و مرشد، نوکر مالک، سارے رشتے یاد ہیں مگر ان میں سب سے باوفا، قیمتی، موثر، محبتوں، شفقتوں، عظمتوں سے پُر رشتہ اور اس کے تقاضے کچھ بھی یاد نہیں۔ یاد رکھیں دنیا کے سارے رشتے راستہ میں دم توڑ جائیں گے۔ رشتۂ وفا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کام آئے گا۔ آیئے! آگے بڑھیں تحفظ ختم نبوت کے کام کو فروغ دیں، اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے خدام، رفقاء، معاونین، محسنین کو اپنی طرف سے کمال جزائے خیر نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

## آنحضرت ﷺ کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے دشمنی رکھنا ایمان کی علامت ہے

کراچی (مولوی فخر الدین) ۱۸ مئی ۲۰۱۲ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ اتحاد ٹاؤن کے تحت تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست مدرسہ مظہر العلوم حمادیہ اتحاد ٹاؤن میں منعقد ہوئی۔ تربیتی نشست کی صدارت مولانا عبداللطیف نے کی۔ مغرب کی نماز کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلدیہ ٹاؤن کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ تمام عالموں میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا چرچا رہا ہے اور رہے گا، کوئی عالم ایسا نہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہ ہو۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے تفصیلی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس شخص کو جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ہوگا، ہماری اس کے ساتھ اتنی ہی محبت ہوگی اور جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جتنی دشمنی ہوگی، ہمیں بھی اس کے ساتھ اتنی ہی دشمنی ہوگی۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ہمارا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ہے، دوسری طرف کافروں کے ساتھ ہماری دشمنی، بغض و عداوت اس لئے ہے کہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی تھی۔ ایمان کی علامت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں سے دوستی رکھنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا۔ یہ نظریہ غلط ہے کہ کسی کو بُرا نہ کہو یہ نظریہ صحیح نہیں، صحیح نظریہ یہ ہے کہ اچھے کو اچھا کہو اور بُرے کو بُرا کہو اور جس درجے کا بُرا ہو اس کو اس درجے کا بُرا سمجھو۔ دنیا میں ہماری دشمنی کا سب سے بڑا مظہر اگر ہو سکتا ہے تو وہ غلام احمد قادیانی ملعون دجال ہے تو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی محبت ہوگی اس کو غلام احمد قادیانی سے اتنا ہی بغض ہوگا۔ قادیانی ملعون جھوٹے ہونے کے باوجود اپنے ملحدانہ اور کفریہ عقائد کی تشہیر کر رہے ہیں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

# قاری عمر فاروق عباسیؒ بھی چل بسے!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

قاری عمر فاروق عباسیؒ سے آج سے پینتیس سال پہلے یاد اللہ وابستہ ہوئی۔ بندہ ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۹۷۶ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے رحیم یار خان بطور مبلغ تعینات ہوا۔ ان دنوں رحیم یار خان میں پانی پتی قراء کرام کا طوطی بولتا تھا۔ ان میں ایک قاری محمد صدیق تھے۔ دوسرے نمبر قاری عمر فاروق عباسیؒ جو مری کے علاقہ کے رہنے والے تھے اور رحیم یار خان جیسے گرم علاقہ میں تعلیم قرآن حفظ وناظرہ کی تعلیم دیتے تھے۔ تیسرے نمبر پر قاری عظیم بخش مدظلہ جس سے راقم الحروف نے نورانی قاعدہ اور آخری پارہ پڑھا اور قرآن پاک سیکھا۔ اللہ پاک انہیں جزائے خیر سے نوازیں۔

بہرحال قاری عمر فاروق عباسی ایک جید مجود اور قاری و مقری تھے۔ امام القراء مجدد القرآن حضرت قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ کے شاگرد رشید تھے بلکہ مذکورہ بالا تینوں حضرات حضرت قاری رحیم بخشؒ کے تربیت یافتہ تھے۔ اللہ پاک نے تینوں کے فیضان کو عام کیا۔

..... [illegible]

قاری حماد اللہ شفیقؒ، قاری امداد اللہؒ، قاری عمر فاروق عباسیؒ، حافظ محمد اکبر اعوان، قاری عبدالخالق احرار اور مولانا رشید احمد لدھیانوی اور مولانا عبدالرؤف ربانی مختلف محاذ سنبھالے ہوئے تھے۔ تمام حضرات کی سرپرستی حاصل رہی۔ ختم نبوت کے کاز، جماعت اور کارکنوں سے محبت فرماتے تھے۔ جہاد افغانستان کے دوران موصوف جہاد اور مجاہدین کے لئے مالی امداد کراتے رہے افغانستان کے سفر پر تشریف لے گئے۔ گرفتار ہوئے اور ایک عرصہ تک مسعودی گروپ کے مظالم برداشت کئے۔ موٹے تازے آدمی تھے، ایک عرصہ بعد ملاقات ہوئی تو بہت کمزور نظر آئے پوچھنے پر بتلایا کہ مسعودی مظالم کی وجہ سے کئی دن تک سورج کی شعاع تک دیکھنا نصیب نہ ہوئی۔ مظالم کی روداد سن کر رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ بہرحال تازیست قرآن پاک کی تعلیم کو حرز جان بنائے رکھا۔ گرمی، سردی، طوفان، بارش غرضیکہ موسم کے تغیر وتبدل ان پر اثر انداز نہ ہوئے۔

رحیم یار خان عیدگاہ کے قریب مدرسہ جامع رحیمیہ ترتیل القرآن کے نام سے شاندار ادارہ بنایا جو انشاء اللہ العزیز ان کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوگا۔

کافی عرصہ سے دل کے مریض چلے آرہے تھے۔ برادرم مفتی محمد راشد مدنی مبلغ رحیم یار خان کی معیت میں دس روزہ تبلیغی دورہ پر کوئٹہ میں آنا ہوا۔ آج ۹؍مئی بروز بدھ مجاہد جمعیت مولانا حافظ حسین احمد شروری کے نوجوان فرزند ارجمند اور مولانا قاری مہر اللہ کے داماد کی المناک شہادت پر تعزیت کے لئے حاضری ہوئی تو مفتی محمد راشد سلمہ کے موبائل فون پر گھنٹی بجی جس کو آن کرنے کے بعد موصوف انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے لگے۔ فون سے فراغت کے بعد معلوم ہوا کہ قاری صاحب موصوف انتقال فرماگئے۔

اللہ پاک ان کی حسنات کو قبول فرما کر سیئات سے درگزر فرمائیں اور ان سے قرآن پاک پڑھنے والے ہزاروں حفاظ اور ان کے جامعہ کو ان کے لئے صدقہ جاریہ فرمائیں۔ ہمیشہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی فرماتے رہے۔ پسماندگان میں دو جید عالم فاضل بیٹے مولانا عمران فاروق عباسی، مولانا عامر فاروق عباسی بھی چھوڑے اللہ تعالیٰ ان کو حضرت کا صحیح جانشین بنائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، قاضی عزیز الرحمٰن سراجی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مفتی محمد راشد مدنی نے ایک مشترکہ بیان میں ان کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ ☆☆☆

## مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دوروزہ دورہ سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دوروزہ تبلیغی دورہ پر سکھر تشریف لائے۔ ۳؍مئی بعد نماز عشاء جامع مسجد صدیقیہ ریجنٹ میں جلسہ ختم نبوت سے خطاب کیا۔ ۴؍مئی بعد نماز فجر جامع مسجد مدینہ کپڑا مارکیٹ میں درس قرآن دیا۔ ۴؍مئی جمعۃ المبارک کا خطبہ گول مسجد اخوت نگر سوسائٹی میں دیا۔ ۴؍مئی بعد نماز مغرب جامع مسجد معصوم شاہ مینارہ میں بیان کیا۔ ۴؍مئی بعد نماز عشاء حسینین مسجد گول نگری جلسہ منعقد ہوا، جس سے مجلس سکھر کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا قاری خلیل احمد بندھانی، امیر سکھر آغا سید محمد اور دیگر جماعتی احباب سے جماعتی امور پر مشاورت ہوئی۔ مبلغ صاحب کو ہدایت کی گئی کہ اخبارات اور میڈیا سے رابطہ رکھیں اور جماعتی کارکردگی سے میڈیا کے ذریعہ قوم کو آگاہ کریں۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۵؍مئی کو جعفر ایکسپریس کے ذریعہ کوئٹہ تشریف لے گئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

# مدرسہ ختم نبوۃ - مسلم کالونی چناب نگر

Reg. No. SS-160

نامور علماء و مناظرین و
ماہرین فن لیکچر دیں گے
ان شاء اللہ

31 واں

# سالانہ ختم نبوۃ کورس

زیر سرپرستی

حکیم العصر محدث دوراں
ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس شیخ الحدیث
مولانا عبد المجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بتاریخ

2 شعبان ۱۴۳۳ھ بمطابق 23 جون 2012

تا

26 شعبان ۱۴۳۳ھ بمطابق 17 جولائی 2012

✧ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ✧ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ✧ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ ✧ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ◎ چناب نگر ضلع چنیوٹ

چناب نگر: 047-6212611
ملتان: 061-4783486